صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 27 فروری 2015ء بمطابق 7 جمادی الاول 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

لَّا يَسۡـَٔمُ ٱلۡإِنسَـٰنُ مِن دُعَآءِ ٱلۡخَيۡرِ وَإِن مَّسَّهُ ٱلشَّرُّ فَيَـُٔوسٌ قَنُوطٌO وَلَئِنۡ أَذَقۡنَـٰهُ رَحۡمَةً مِّنَّا مِنۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُ لَيَقُولَنَّ هَـٰذَا لِى وَمَآ أَظُنُّ ٱلسَّاعَةَ قَآئِمَةً وَلَئِن رُّجِعۡتُ إِلَىٰ رَبِّىٓ إِنَّ لِى عِندَهُۥ لَلۡحُسۡنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِمَا عَمِلُوا۟ وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنۡ عَذَابٍ غَلِيظٍ۔

(ترجمہ): انسان بھلائی کی دعائیں کرتا کرتا تو تھکتا نہیں اور اگر تکلیف پہنچ جاتی ہے تو ناامید ہو جاتا اور آس توڑ بیٹھتا ہے اور اگر تکلیف پہنچنے کے بعد ہم اس کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو میرا حق تھا اور میں نہیں خیال کرتا کہ قیامت برپا ہو اور اگر (قیامت سچ مچ بھی ہو اور) میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا بھی جاؤں تو میرے لئے اس کے ہاں بھی خوشحالی ہے۔ پس کافر جو عمل کیا کرتے وہ ہم ان کو ضرور جتائیں گے اور ان کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ وآخِرُ الدَّعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ یہ کوئسچنز آور: کوئسچن نمبر 2172، مفتی سید جانان صاحب۔

*2172 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف شہروں میں منشیات کے اڈے موجود ہیں جبکہ ان منشیات فروشوں کے ذاتی منافع کی وجہ سے قوم کے بچے اور نوجوان تباہ ہو رہے ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو منشیات کے کتنے اڈے کہاں کہاں موجود ہیں، تفصیل فراہم کی جائے، نیز موجودہ حکومت نے ان منشیات فروشوں اور ان کے اڈوں کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب معاون خصوصی برائے قانون نے پڑھا): (الف) صوبہ ہذا میں منشیات کے اڈے موجود نہیں البتہ نشے کے عادی افراد منشیات کے کاروبار میں ملوث پائے جاتے ہیں۔ منشیات کا کاروبار عموماً چوری چھپے ہوتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے صوبے کی سرحدیں افغان بارڈرز سے لگی ہوئی ہیں اور افغانستان سے ایجنسیوں کے راستے منشیات پہنچائی جاتی ہیں۔ صوبائی پولیس منشیات کی روک تھام کیلئے مختلف مقامات اور راستوں میں ناکہ بندیوں کے ذریعے کاروائی کر رہی ہے، پولیس کو جب بھی منشیات فروشی کے متعلق معلومات ہوئی ہیں تو باقاعدہ اس مقام پر چھاپہ زنی کی جاتی ہے اور ملوث افراد کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ چوکوں، بازاروں اور فٹ پاتھوں پر منشیات کے عادی افراد کے خلاف کارروائی سے متعلق تمام ضلعی پولیس افسران کو ہدایات جاری ہوئی ہیں کہ معاشرے کو منشیات جیسی لعنت سے پاک کرنے کیلئے مثبت اقدامات کریں۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! زما ضمنی سوال دا دے، ما دا تپوس کړے دے چې دا اډې کومو کومو ځایونو کښې موجودې دی او د دې خلاف حکومت څه اقدامات کړی دی؟ جواب کښې ئے ماته وئیلی دی چې صوبہ ہذا میں منشیات کے اڈے موجود نہیں ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! دا پانړې که تاسو واړوئ، دلته کښې دوئ ماته تفصیل کښې وائی 32 هزار 3 سو ایک کسان دوئ نیولی دی او 11 هزار 4 سو نوے اعشاریه 9 سو تریسټھ کلو دوئ چرس نیولی دی

او 4 سو 37 اعشاریه 7 سو تریسټھ دوئ افیون نیولی دی او 6 سو تریسټھ اعشاریه 6 سو 32 کلو دوئ هیروئن نیولی دی۔ آیا دا اډې چې نه دی موجودې دا، دومره دغه دوئ د کوم ځائې نه اونیولو، دا چرس ئې د کوم ځائې نه اونیول، دا افیون ئې د کوم ځائې نه اونیول، دا هیروئین ئې د کوم ځائې نه اونیول؟ نو زما به دا ګزارش وی جناب سپیکر صاحب! د سوال ماته صحیح جواب نه دے ملاؤ شوے او زما به متعلقه منسټر صاحب ته دا ګزارش وی چې غالباً که دغه شعبه بازار ته څوک کوزیږی سپیکر صاحب! دا واړه واړه بچی دی، بریتونه ئې په مخ باندې نه دی راغلی، دا بچی دی دلته کښې دغه هیروئنو ته ناست دی، زما به دا ګزارش وی که دا سټینډنګ کمیټۍ ته لاړ شی چې د دې متعلق مونږ څه بهتری راوستلے شو، ډیپارټمنټ سره به کښینو چې مطلب دا دے دیکښې څه کیدلے شی، زما به دا منسټر صاحب نه ګزارش وی۔

جناب سپیکر : جی کریم بابک، کریم بابک۔ عبدالکریم۔

جناب عبدالکریم: مهربانی جی۔ جناب سپیکر صاحب! مولانا صاحب ډیر ښه سوال کړے دے، ځنی خبرې مونږ سره Personally اوشی نو د هغې دلته تفصیل وئیل ضروری وی۔ دې مخکښې ورځو کښې پنځه کسان جی زمونږ د محلې نه اوچت کړے شو او د چرسو سره هغوی، سیګریټ وو ورسره، ما ټیلیفون اوکړو چې مهربانی به کوې دوئ به تر هغې پورې نه پریږدې چې تر څو پورې دوئ د هغې کس نوم نه وی ښودلے چې د کوم ځائې نه دوئ چرس اخستی دی۔ په شپه کښې هغه کسان پریښودے شو، زه دا وایم چې د دې د پاره داسې قسم خبرې چې یو ځائې کښې چرس ملاویږی، چې ملاویږی نو څښکلو والا ئې پیدا کیږی۔ جناب سپیکر صاحب! ستاسو په وساطت د تهانړې ایس ایچ او چې دے، د تهانړې ایس ایچ او چې دے چې هغه د دې پابنده قرار کړے شی، که داسې حالات راځی چې په هغه ایکشن اخستے شی، واحد دغه وړومبے، دغه واحد Source دے چې هغې سره دا کنټرول کیږی، ولې چې Concerned SHO ته د هر یو شی پته وی، نو زما مولانا صاحب سره دا دغه دے چې کمیټۍ ته لاړلو نو ښه به وی۔

محترمه نګهت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، میڈم! سپلیمنٹری کوئسچن؟

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئسچن، اچھا ہو گا کہ کوئسچن کر لیں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! اسی کوئسچن پر میں آ رہی ہوں، میں ادھر نہیں جا رہی۔ بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب! کہ ہماری پولیس جو کہ یہاں پر اس وقت صوبے میں کام کر رہی ہے، ایسا کریں کہ کسی ایک پولیس آفیسر کو ڈیوٹی پر لگا دیں اور میں اکیلی اس کے ساتھ جاتی ہوں اور یہاں پر میں لے کر جاتی ہوں، یہ ہماری اسمبلی کے ساتھ جو یہ ریلوے پھاٹک ہے، اس کے نیچے کتنے ہیروئن پی رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! یہ کوئسچن جو ہے بہت Important Qestion ہے، اگر ان سے اپنی ڈیوٹیاں نہیں سنبھالی جا سکتیں، اگر پولیس سے نہیں سنبھالی جا سکتیں تو میں سمجھتی ہوں کہ مفتی جانان صاحب کو یہ ٹاسک دے دیا جائے اور مجھے دے دیا جائے اور میرے دو تین اور ایم پی ایز کو، ہم ان کو باقاعدہ ان اڈوں تک لیکر جائیں گے اور ان اڈوں سے وہاں پر باقاعدہ جو پینے والے ہیں اور وہیں پر اگر یہ دو چار گھنٹے لگا لیں تو وہاں پر جو لوگ بیچنے کیلئے آتے ہیں اور جہاں سے بکتی ہے یہ چیز، وہاں پر بھی ان لوگوں کو پہنچا دیں تو پھر اس کے بجائے ان کا یونیفارم جو ہے، وہ ہمیں پہنچا دیں تاکہ ہم آپ کو جو ہے تو یہاں پر اس صوبے میں یہ منشیات فروشی کا جو کاروبار ہے، اس کو کم کر کے بتانا چاہتے ہیں، جناب سپیکر صاحب! اڈے باقاعدہ موجود ہیں۔

جناب سپیکر: عارف یوسف، عارف یوسف۔

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): شکریہ جناب سپیکر۔ سر! یہ جو سوال پوچھا گیا ہے، اس کا جواب تو باقاعدہ دے دیا گیا ہے لیکن چونکہ یہ میں مانتا ہوں کہ یہ ایک حساس معاملہ ہے، اس پر جیسے آپ لوگوں کے تحفظات ہیں، ہمارے بھی ہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے اور یہ جو بچے ہیں، یہ ہمارے بھی بچے ہیں اور ہمارے بھی علاقے کے لوگ ہیں تو اس میں ہمارے بھی تحفظات ہیں کہ اس طرح بالکل نہیں ہونا چاہیے لیکن یہاں پر یہ پرابلم ہے، ڈسٹرکٹ پشاور کی میں بات کرتا ہوں، یہاں پر تقریباً تینوں طرف سے یہ ٹرائیبل کے ساتھ Touch ہوتا ہے اور آپ لوگوں کو اس کا باقاعدہ پتہ بھی ہو گا کہ جو فاٹا کے نیچے آ رہے ہیں، وہ فاٹا کے ساتھ، جو ہمارے پاس ہیں، وہ ہمارے پاس آ رہے ہیں، اس میں باقاعدہ یہ بھی، جس طرح

مفتی جانان صاحب نے کہا ہے کہ یہ کیسے ؟ ہم نے جو فیگرز ساتھ دیئے ہیں، جتنے لوگ پکڑے گئے ہیں جو رجسٹرڈ کیسز ہیں، جو Arrested ہیں، ان کے بارے میں بھی باقاعدہ، جہاں جہاں بھی ہمیں پتہ چلا ہے، ہماری جو پولیس ہے، وہ بالکل کام کر رہی ہے، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اگر میڈم جس طرح کہتی ہیں کہ بالکل میں ان کے ساتھ چلا جاتا ہوں، کسی پولیس آفیسر کا آپ کہتی ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں، جیسے آپ کہیں، اگر آپ کو کسی جگہ کا پتہ ہے، جس طرح اڈوں کی آپ بات کرتی ہیں، اڈے تو جتنے تھے باقاعدہ پکڑے گئے ہیں، دیکھیں سارے کیسز اس میں بتائے گئے ہیں کہ اتنے لوگ Arrest ہیں، اتنے لوگوں کے خلاف کارروائی ہوئی ہے اور جس طرح عبدالکریم صاحب نے بھی کہا ہے تو جو لوگ پکڑے جاتے ہیں، باقاعدہ ان کو پکڑ کر کورٹ میں پیش کیا جاتا ہے، کورٹ پھر اس کا فیصلہ کرتی ہے، پھر وہ پولیس کے یا اس کے اختیارات سے نکل جاتا ہے اور پھر کورٹ اس کے اوپر Investigation کر کے آگے کام کرتی ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی ایسی اطلاع ہے کہ فلاں جگہ پر کوئی اس طرح چرس بیچتا ہے یا کوئی منشیات کا کاروبار کرتا ہے، میں باقاعدہ On the Floor یہ کہتا ہوں کہ میں پولیس والوں کو ابھی بلا لیتا ہوں، بٹھا کر اور ابھی کیا بلکہ میں اسمبلی کے دوران ان کے ساتھ جانے کیلئے تیار ہوں جی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی جی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! اس کو اگر کمیٹی کو بھیج دیا جائے تو اچھا ہوگا۔

جناب سپیکر: اچھا جی، نہیں، یہ دیکھ لیں اگر کوئی اس کی ہو تو بھیج دیں سٹینڈنگ کمیٹی میں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سپیکر صاحب! یہ سارے معاملے کمیٹی میں کلیئر ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: دیکھ لیا جائے گا، اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں۔

معاون خصوصی برائے قانون: یہاں پر یہ جو کام، دیکھیں میں صاف کہوں گا، چونکہ میں بھی پشاور کا رہائشی ہوں، آپ لوگ بھی یہاں پر ہیں، مجھ سے سینیئر زہیں اور یہ جو ہے یہ زیادہ تر فاٹا سے اس کا تعلق ہے جی،

ہمارے صوبے کے ساتھ اس کا اتنا نہیں ہے، ہمارے ڈسٹرکٹ کے ساتھ اور اگر یہ کہیں، انہوں نے خود کہا ہے، میڈم نے، میڈم نے خود کہا ہے۔

جناب سپیکر: میڈم۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میں عارف صاحب کی بات کو بالکل یکسر مسترد کرتی ہوں، دیکھیں فاٹا تو ہے ہمارے ساتھ اور ہم کب تک دہشت گردی کو بھی اس کے ساتھ ملاتے رہیں گے، منشیات کو بھی ملاتے رہیں گے، اس کو اغواء کے ساتھ بھی ہم فاٹا کی باؤنڈریز کو یہ کرتے رہیں گے، ہم رہ رہے ہیں یہاں پہ، کیا یہ مجھے پارلیمانی سیکرٹری جواب دے سکتے ہیں کہ اگر یہ میرے ساتھ شام کو چھ بجے کے بعد جائیں اور میں ان کو جگہ بتا دیتی ہوں، اکیلے چلے جائیں، اپنے ہی لوگوں کو لے کر چلے جائیں اور ان کو بتا دیتی ہوں میں وہ جگہیں جہاں پر باقاعدہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں میں، میں اس کے حوالے سے۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! یہ تو چرس کی بات کر رہے ہیں، میں ہیروئن کی بات کر رہی ہوں کہ جو ہمارے بچوں کیلئے ایک ناسور ہے، جو ہمارے بچوں کیلئے پڑیوں میں ناسور ان کو دیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر! اس کو اتنی جلدی اس طریقے سے کہ جی ہمارے پولیس افسران کام کر رہے ہیں، سر! منشیات پر بالکل کام نہیں ہو رہا ہے، منشیات باقاعدہ طور پر سپلائی ہو رہی ہیں، پی جا رہی ہیں، سرعام پی جا رہی ہیں، اگر کوئی اس کو یہ کہہ کر اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کی کوشش کرتا ہے کہ نہیں جی ہمارے ساتھ تو باؤنڈری ہے اور ہمارے ساتھ تو فاٹا ہے تو Sir! this is، بات یہ ہے کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کریں۔

جناب سپیکر: کمیٹی کو۔

معاون خصوصی برائے قانون: اچھا، سر! میری۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس فائنل کر دیں، میرے خیال میں اگر۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے قانون: سر! یہ بالکل، اگر یہ کہتی ہیں۔

جناب سپیکر: اگر میڈم کے پاس کوئی اس قسم کی ہیں تو Definitely اسمبلی کے فلور پر لانا چاہیے۔

معاون خصوصی برائے قانون: لیکن یہ جو کوئسچن انہوں نے کیا ہے، ان کو چاہیے کہ یہ لوگ کمیٹی میں پھر آئیں اور وہاں پر ہمیں بتائیں (مداخلت) ہو گا بالکل جس طرح یہ کہتے ہیں، کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں لیکن اس دن آپ لوگ تشریف لائیں وہاں پر کمیٹی میں۔

جناب سپیکر: ہاں میڈم! آپ کمیٹی میں آئیں گی؟ ٹھیک ہے جی، Okay، مجھے دے دیں، اس کو کمیٹی میں بھیجتے ہیں۔

Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. 2209, Saleh Muhammad Khan.

* 2209 _ جناب صالح محمد: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ جولائی 2013 سے لے کر اب تک ایوب میڈیکل کمپلیکس ایبٹ آباد اور ڈی ایچ کیو ہسپتال مانسہرہ میں مختلف کیڈرز میں بھرتیاں ہو چکی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بھرتی شدہ ملازمین کی کیڈر وائز تفصیلات بمعہ ڈومیسائل اور بھرتی ہونے کے طریقہ کار کی تفصیلات فراہم کی جائیں، نیز خالی آسامیوں کی بھی کیڈر وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) ایوب میڈیکل کمپلیکس ایبٹ آباد میں بھرتی شدہ ملازمین کی کیڈر وائز تفصیلات بمعہ ڈومیسائل اور بھرتی ہونے کے طریقہ کار کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔ میڈیکل آفیسرز	43	2۔ درجہ چہارم	21
3۔ نرسنگ سٹاف	28	4۔ خالی آسامیاں	36

بھرتی کا طریقہ کار: (i) بھرتی کیلئے اشتہار حکومتی پالیسی اور مروجہ قوانین کے تحت بذریعہ ڈائریکٹر اطلاعات پشاور کے ذریعے شائع کیا گیا۔

(ii) ڈائریکٹر اطلاعات پشاور کے ذریعے کیا گیا۔

(iii) جانچ پڑتال کمیٹی کی منظوری کے بعد درخواست گزاروں کی حتمی لسٹ تیار کر کے ویب سائٹ کے ذریعے مشتہر کی جاتی ہے۔
(iv) میرٹ پر پورا اترنے والوں کو انٹرویو و تحریری امتحان کیلئے بلایا جاتا ہے۔
(v) کامیاب امیدواروں کی منظوری مینجمنٹ کونسل دیتی ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)
شاہ عبداللہ تدریسی ہسپتال مانسہرہ میں جولائی 2013 سے اب تک مختلف کیڈرز میں چار افراد بھرتی کئے گئے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نام	آسامی	بنیادی سکیل	ڈومیسائل
محمد راشد	وارڈ اٹینڈنٹ	بی پی ایس 2	مانسہرہ
محمد کاشف	وارڈ اردلی	بی پی ایس 1	مانسہرہ
شیراز	سویپر	بی پی ایس 1	مانسہرہ
فیضان	وارڈ اردلی	بی پی ایس 1	مانسہرہ

یہ بھرتیاں حکومت خیبر پختونخوا کے مروجہ طریقہ کار کے مطابق کی گئی ہیں۔
جناب صالح محمد: شکریہ جناب سپیکر۔ میرا جو کوسچن ہے، یہ ایبٹ آباد کمپلیکس کے متعلق اور مانسہرہ ڈی ایچ کیو ہاسپٹل کے متعلق ہے۔ جناب سپیکر صاحب! اس میں جواب تو آیا ہوا ہے، یعنی میڈیکل آفیسرز 43 اور 21 درجہ چہارم، نرسنگ 28 اور خالی آسامیاں جو ہیں 36 ہیں۔ اس میں اس طرح ہے کہ ایک تو ہمارے مانسہرہ ہاسپٹل کی حالت آئے دن خراب ہوتی جارہی ہے اور اس کے بعد ایبٹ آباد کمپلیکس کی بھی یہی حالت ہے اور Specially بفہ کی میں بات کر رہا ہوں، بفہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل جو ہے اس میں آج سے کوئی سال پہلے جس وقت شوکت یوسفزئی صاحب منسٹر تھے، تیس بتیس ویکنسیاں سینکشن ہو چکی ہیں لیکن آج تک اس ہسپتال میں ٹوٹل کوئی تین چار بندے آئے ہیں لیکن ابھی تک وہ، اگر دن کو ڈاکٹر ہوتا ہے تو رات کو نہیں ہوتا ہے، رات کو ہوتا ہے تو دن کو نہیں ہوتا ہے، تو میں جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے، منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے بھی یہی درخواست کرتا ہوں کہ فوری طور پر جو ہمارا اسٹاف سینکشن ہو چکا ہے، اس سٹاف کو جلد از جلد وہاں پر بھیجا جائے اور پھر کلاس فور تقریباً دو سال سے التواء میں پڑے ہوئے ہیں، دو سال سے کلاس فور کی پوسٹیں خالی ہیں، جو لوگ ریٹائرڈ ہوئے ہیں، ان کے بعد کلاس فور

نہیں لگے ہیں تو وہ بھی جناب سپیکر! آپ سے یہی گزارش کرتے ہیں کہ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کہ کلاس فور کے آرڈرز جلد از جلد کرائے جائیں تاکہ یہ جو ضروری ضروری مسائل ہیں، کیونکہ اس پر ہمیں بھی کافی پریشانی ہے، لوگ ہمارے پیچھے بھی پھرتے ہیں، پھر وہاں پر ہاسپٹل میں بھی ضروریات ہیں تو اس لئے آپ سے گزارش ہے جناب سپیکر! کہ یہ منسٹر صاحب آج ہم سے وعدہ کرلیں کہ کب تک یہ کلاس فور لگائیں گے؟

جناب سپیکر: شہرام خان!

سینیئر وزیر (صحت): شکریہ جناب سپیکر۔ جہاں تک جی یہ سٹاف کی بات کر رہے ہیں، پچھلے دو تین مہینے پہلے ہم نے پورے صوبے کیلئے ڈاکٹرز کی Hiring کی تھی اور Respective Districts میں ہم نے ٹرانسفر کردیئے تھے۔ اس کے علاوہ Recently جو ہم کر رہے ہیں، تقریباً آٹھ سو، سات سو 90 کے قریب جو ڈاکٹرز ہیں، ہم گریڈ 17 میں 395 اور گریڈ 18 میں 395 ڈاکٹرز Hire کر رہے ہیں، Process میں ہیں، ایڈورٹائزمنٹ آگئی ہے، اس کا پراسیس شروع ہے، ان شاء اللہ Hopefully by end of March، پراسیس کمپلیٹ ہو جائے گا اور سارے ڈسٹرکٹس کے، پورے صوبے میں جتنی گریڈ 17 اور 18 کی خالی آسامیاں ہیں وہ Fill ہو جائیں گی۔ جہاں تک ان کی کلاس فور کی بات ہے اور ڈی ایچ کیو کو Already کہہ دیا ہے، یہ Respective جو ہمارے ایم پی ایز صاحبان ہیں، یہ اپنے نام دے دیں، وہ آپ کو Hire کر دیں گے، ایسی کوئی بات نہیں ہوگی، جتنی جلدی آپ دے دیں گے اتنی جلدی وہ آپ کیلئے Hiring کرلیں گے۔ ان کو کلیئر آرڈرز ہیں، اس میں کوئی دو رائے نہیں ہوگی ان شاءاللہ، یہ Commitment ہے اور یہ تو آپ ہی کا حق ہے تو مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے جی اور آپ جتنی جلدی کر سکیں گے تو اتنی جلدی وہ کر دیں گے۔ ٹھیک ہے جی، تھینک یو جی۔

Mr .Speaker: Ji, next Question No. 2210, Saleh Muhammad.

* 2210 _ جناب صالح محمد: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت Skilled Development Program کے تحت نوجوانوں بالخصوص خواتین کو فزیو تھراپی اور نرسنگ کے شعبہ میں اعلیٰ تعلیم دلانے پر 70 کروڑ روپے خرچ کر رہی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 14-2013 سے لیکر اب تک بی ایس سی آنرز (نرسنگ) کے طلبہ کو کتنی سکالر شپس فراہم کی گئی ہیں، نیز نئے داخل ہونے والے طلبہ کو سکالر شپ دی جارہی ہے یا نہیں، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) Skilled Development Program 2011-12 میں شروع کیا گیا ہے جس کا انتظام محکمہ صحت کا ذیلی ادارہ Provincial Health Services Academy چلا رہا ہے، جس کے تحت مختلف تربیتی کورسز کیلئے کل وظائف کا ہدف 449 تھا جس میں سال 13-2012 تک 241 وظائف اور 14-2013 میں اب تک 90 وظائف دیئے جا چکے ہیں جبکہ 18 وظائف بقایا ہیں جو متعلقہ یونیورسٹیوں سے نشاندہی کے بعد دیئے جائیں گے۔ نیز بی ایس سی آنرز (نرسنگ) کے طلبہ کو اب تک 157 وظائف دیئے جا چکے ہیں۔ مزید برآں محکمہ صحت حکومت خیبر پختونخوا مذکورہ پروگرام کی افادیت کو مد نظر رکھتے ہوئے مزید طلبہ کو وظائف دینے پر غور کر رہا ہے۔ مختلف تربیتی کورسز اور اداروں میں داخل طلباء اور وظائف کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

مختلف تربیتی کورسز

کورسز	ڈاکٹر آف فزیو تھراپی	بی ایس سی نرسنگ (چار سال)	پوسٹ بی ایس سی نرسنگ (دو سال)	ایم ایس سی نرسنگ (دو سال)	ٹوٹل
ہدف	80	157	200`	12	449
حصول	80	157	182	12	431
بقایا	0	0	18	0	18

مختلف اداروں میں طلباء اور وظائف کی تفصیل

نام یونیورسٹی	ڈاکٹر آف فزیو تھراپی	بی ایس سی نرسنگ (چار سال)	پوسٹ بی ایس سی نرسنگ (دو سال)	ایم ایس سی نرسنگ (دو سال)	ٹوٹل
آغا خان یونیورسٹی	0	36	38	12	86
الشفاء	12	55	27	0	94
خیبر میڈیکل	58	54	67	0	179

یونیورسٹی					
پوسٹ گریجویٹ کالج آف نرسنگ	0	12	50	0	62
کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی	10	0	0	0	10
کل تعداد	80	157	182	12	431

جناب صالح محمد: سر! یہ جو کوسچن نمبر 2210 ہے، اس کا جو جواب آیا ہے، بس ٹھیک ہے میں اس کے جواب سے مطمئن ہوں جی۔

جناب سپیکر: نیکسٹ کوسچن نمبر 2214، عسکر پرویز صاحب۔

* 2214 _ جناب عسکر پرویز: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 22 ستمبر 2013 کو پشاور چرچ پر دھماکہ ہوا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) آیا مسیحی برداری کی مذہبی عبادت گاہ پر حملہ کرنے والوں کی شناخت کی گئی ہے؛

(ii) مذکورہ چرچ پر دھماکہ کے ایک سال گزرنے پر تحقیقاتی رپورٹ فراہم کی جائے، نیز حکومت نے اقلیتوں کے مذہبی مقامات کیلئے سیکورٹی بارے اب تک کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب معاون خصوصی برائے قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، مورخہ 22-9-2013 کو پشاور چرچ، الموسوم سینٹ جان واقع قرار شاہ بابا زیارت میں خودکش دھماکہ ہوا تھا، مقدمہ پولیس کی مدعیت میں بحوالہ مقدمہ علت 728 مورخہ 22/9/2013 جرم 302/324/427/3/4 Exp:7-ATA تھانہ خان رازق شہید درج رجسٹرڈ ہوا۔

(ب) پیرا وائز تفصیل درجہ ذیل ہے:

(i) چونکہ دھماکہ خودکش تھا، جائے وقوعہ سے دیگر اشیاء کے علاوہ دو عدد سر خودکش بمبار دستیاب ہوئے جنہیں قبضہ پولیس میں کر کے ڈی این اے ٹیسٹ کیلئے دانت ہائے بذریعہ ڈاکٹر خیبر میڈیکل یونیورسٹی نکال کر بغرض رائے اسلام آباد لیبارٹری بجھوائے گئے۔

(ii) دوران تفتیش انسپکٹر گل عارف خان، چیف انوسٹی گیشن آفیسر، سٹی ڈویژن نے اپنی ضمنی نمبر 19 مورخہ 10 فروری 2014 میں ذکر کیا کہ خودکش بمباروں کے نام مسمی محمد سکنہ مہمند ایجنسی اور مسمی صدام سکنہ کراچی معلوم ہوئے۔ چونکہ مہمند ایجنسی پولیس کی دسترس سے باہر ہے، اس لئے متعلقہ پولیٹیکل ایجنٹ کو مراسلہ انگریزی بوساطت افسران بالا ارسال ہوا۔

(iii) مقدمہ زیر بحث ہے اور تاحال زیر تفتیش ہے۔

(iv) بمطابق آفیسر انچارج انوسٹی گیشن، تھانہ خان رازق شہید حسب الحکم افسران بالا چرچ کو IHC-4 FC نفری دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ سینڈ بیگز و سیمنٹ بلاک چرچ کے ارد گرد رکھے گئے ہیں اور اب چرچ میں کسی قسم کا کوئی پروگرام ہو تو پولیس لائن سے نفری پولیس اور BDS ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں، متعلقہ ایس ایچ او اور دیگر افسران بھی موجود ہوتے ہیں۔

(v) واقعہ ہذا کے بعد مسیحی برداری کی عبادت گاہوں کے تحفظ کیلئے صوبائی حکومت نے خصوصی اقدامات اٹھائے ہیں (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ علاوہ ازیں دیگر اقلیتی کمیونٹی اور سکھ برداری کی عبادت گاہوں اور دیگر مقامات کے تحفظ کیلئے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا نے ایک خصوصی اجلاس بلایا اور ہدایات جاری کیں کہ اقلیتی برداری خصوصاً سکھ کمیونٹی کی عبادت گاہوں اور کاروباری مراکز کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ اس کے علاوہ ان کی رسومات کیلئے خصوصی سیکورٹی پلان بنایا جاتا ہے تاکہ ان کی رسومات بخیر و عافیت انجام ہوں۔

GOVERNMENT OF KHYBER PAKHTUNKHWA
HOME & TRIBAL AFFAIRS DEPARTMENT

NO.3/20 SO (L&O)HD/2013 TERRORISM/VOL.
FAX#091-9210201

<u>Security of Churches</u>

S.No	District	Name of Church	Strength Deployed	Private Security
1.	Peshawar	Church Umeed Abad Pishtakhara	4	-
		Saint John Church Kabli	4	-
		Church Yakatoot	5	-
		Saint John Church Saddar	4	-
		Seven Days Church Saddar	4	-
		Catholic Church Saddar	4	-
		Church Mission Hospital	4	-
		Church Phandu	4	-

		Church Gulbahar Moh: Islamabad	4	-
		Total:	42	-
2.	Charsadda	Bilal Church at Sugar Mills Charsadda	6	-
		Saint Peter Church at Charsadda Khas	6	-
		Frontier Church Near FC Fort Shabqadar	6	-
		Total:	18	-
3.	Nowshera	Christ church Main Bazar Nowshera Cantt:	4	-
		Catholik Church Khattak Building Nowshera	4	-
		Total:	8	-
4.	Mardan	Sarhadi Church	7	-
		Evangelical Church	5	-
		Catholic church	5	-
		CVTC Church	5	-
		Total:	22	-
5.	Swabi	Christian Church Near Vet nary Hospital Swabi	6	-
		Church on Swabi Mardan Road	6	-
		Total:	12	-
6.	Kohat	Catholic Church Kohat Cantt	4	-
		UP Church Mian khel Kohat Cantt	4	-
7.		Church Shah Abad	4	-
		Total:	12	-
8.	Hangu	Church Hangu inside FC Lines	5	-
		Church Tall	5	16
		Total:	10	-
9.	Bannu	Bannu Church	5	-
		Total:		-
10.	D.I.Khan	Catholic Church in Cantt Area	4	-
		ST Johns Church Near Subzi Mandi	4	-
		Church near SP FRP Office D.I.Khan	-	-
		Total:	8	-
11.	Tank	Church of Christian Community in Christian Hospital	22	-
12.	Abbottabad	Lady Gorden Church	4	-
		UP Church	3	-
		Catholic Church	3	-
		Qalander Abad Church	4	35
		Thandiani Church	-	-
		Saint Mathew Church Nathia Gali	-	1
		Catholic Church Donga Gali	-	1
		NCCP Church Khanus Pur	2	1
		Catholic Church Ghora Dhaka Ayubia	2	1
		Total:	18	39
13.	Haripur	Catholic Church Sobra City Ghazi Haripur	Security is being provided during their all religious events -	
		PSL-L72 Church		
		Azuli Church		
		Saint John Church		

14.	Mansehra	Church PS City Mansehra	4	-
15.	Swat	Church Near Circuit House Mingora	9	-
		Church Near Bungalow DIG Malakand	7	-
		Total:	16	-
16.	Lower Dir	Scouts Qilla Church	5	-

جناب عسکر پرویز: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ مسٹر سپیکر! یہ کوسچن نمبر 2214 ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ 22 ستمبر 2013 کو پشاور چرچ پر دھماکہ ہوا تھا؟ جواب ہے: جی ہاں، مورخہ 22 ستمبر 2013 کو پشاور چرچ میں دھماکہ ہوا تھا۔ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا مسیحی برداری کی مذہبی عبادت گاہ پر حملہ کرنے والوں کی شناخت کی گئی ہے؟ پیرا وائز تفصیل درج ذیل ہے، تو جناب سپیکر! اس کے اندر ایسا ابھی تک، ایک سال گزرنے کے باوجود بھی، مجھے تو اس جواب کے اندر کوئی ایسی بات نظر نہیں آرہی کہ تحقیقات جو ہیں مکمل ہو گئی ہیں اور کوئی کسی آدمی کا نام لیا گیا ہے کہ یہ لوگ اس میں ملوث پائے گئے تھے؟ تو میں وزیر داخلہ صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ابھی تک، یہ جو اس کے بعد بھی ٹارگٹ کلنگ ہوئی ہے، سکھوں کی بھی ہوئی ہے، کرسچنز کی بھی ہوئی ہے، ابھی تقریباً ایک ہفتہ پہلے ایک کرسچن لڑکے کو اس کے گھر کے دروازے کے اوپر سر میں گولی مار کے قتل کر دیا گیا ہے، تو میں پوچھنا چاہوں گا کہ اگر اس کی پوری تحقیقات ہو جاتیں تو شاید یہ واقعات بھی نہ ہوتے تو ابھی تک اس کے اندر کسی بھی بندے کو نامزد نہیں کیا گیا، تو Kindly اس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عارف یوسف صاحب!

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): شکریہ جناب سپیکر۔ سر! یہ افسوسناک واقعہ جو ہوا تھا، اس کے بعد جو اس میں شواہد اکٹھے کئے گئے تھے، اس میں صرف دو سر ملے تھے اور ایک دانت وغیرہ جو کنفرم ہوا تھا کہ ان کا ہے۔ اس میں باقاعدہ جو انوسٹی گیشن ہوئی ہے، کافی ڈیٹیلز میں اس کی انوسٹی گیشن ہوئی ہے اور اس میں دو نام جیسا کہ اس میں لکھا بھی ہوا ہے، ایک کا نام محمد اور دوسرے کا نام صدام اور ایک کا جو تعلق ہے، وہ مہمند ایجنسی سے تھا اور جو پی اے مہمند ہے، ساری ڈیٹیلز اس کے پاس ہیں اور وہ باقاعدہ اس کی انوسٹی گیشن کر رہے ہیں۔ دوسرا جو تھا، وہ کراچی سے تھا، ادھر بھی ڈاکومنٹس وغیرہ سارے بھجوا دیئے گئے ہیں اور یہ بھی Under process ہے اور اس کے اوپر انوسٹی گیشن ہو رہی ہے اور گورنمنٹ اپنی جو ہماری ذمہ داری ہے، اس کو بڑے اچھے طریقے سے کر رہی ہے اور جس طرح اس میں کوئی

Concluded result آتا ہے یا کچھ پتہ چلتا ہے تو وہ ان کو ان شاءاللہ پھر Inform کر دیا جائے گا لیکن جو دو لوگ ملے ہیں، باقاعدہ ان کا پتہ چل گیا ہے اور ان کو ڈیپارٹمنٹ یا پی اے مہمند ایجنسی کو وہاں پہ اطلاع ہے کہ ان کے جو باقی ہیں، ان کو بھی اس میں Recover کیا جائے اور دوسرا ان کا جو سوال ہے تو اس میں اس کے ساتھ باقاعدہ لف ہے، جتنے چرچز ہیں، باقاعدہ ان کو پولیس سیکورٹی دے دی گئی ہے اور ان کی باقاعدہ تعداد، یہ تقریباً کوئی سولہ کے قریب ہیں، جو چرچز ہیں، جن جن ڈسٹرکٹس میں، ان کو باقاعدہ پولیس اور سیکورٹی دے دی گئی ہے اور ہر وقت وہاں پہ موجود ہوتی ہے اور ان شاءاللہ ہمیں امید ہے کہ دوبارہ ایسا واقعہ نہیں ہوگا۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: نیکسٹ کوسچن نمبر 2215، عسکر پرویز۔

* 2215 _ جناب عسکر پرویز: آیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ سروسز میں اقلیتوں کیلئے مخصوص کوٹہ مختص ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اقلیتوں کیلئے کتنے فیصد کوٹہ مختص ہے، اس کی Implementation کیلئے کیا طریقہ کار ہے، نیز 2009 تا 2014 تمام محکموں میں کوٹے پر منتخب ہونے والے تمام اقلیتی افراد کی مکمل فہرست فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب معاون خصوصی برائے قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، گورنمنٹ سروسز میں اقلیتوں کیلئے مخصوص کوٹہ مختص ہے۔

(ب) اقلیتوں کیلئے 3 فیصد کوٹہ مختص ہے، مزید برآں اقلیتی کوٹے پر بھرتی مندرجہ بالا تناسب کے حساب سے عمل میں لائی جاتی ہے، نیز 2009 تا 2014 مذکورہ کوٹے کے تحت صوبہ خیبر پختونخوا کے مختلف محکمہ جات میں بھرتی عمل میں لائی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

محکمہ عملہ وانتظامیہ:

نمبر شمار	نام بمعہ پوسٹ	بنیادی پے سکیل	تاریخ تقرری

1	مسمی چاند (سویپر)	بی پی ایس 1	24-2-2009
2	مسمی انیل انور (سویپر)	بی پی ایس 1	21-4-2009
3	مسمی راجش چند (نائب قاصد)	بی پی ایس 1	14-4-2010
4	مسمی یاسر مسیح (سویپر)	بی پی ایس 1	18-7-2014
5	مسمی آکاش (سویپر)	بی پی ایس 1	30-1-2014
6	مسمی اشوک (سویپر)	بی پی ایس 1	30-1-2014
7	مسمی راجہ منیر (سویپر)	بی پی ایس 1	30-1-2014
8	مسمی ہارون فضل (سویپر)	بی پی ایس 1	30-1-2014

محکمہ اوقاف:

1۔ مسمی ذیشان مسیح (سویپر) بی پی ایس- 1 19-09-2014

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب عسکر پرویز: سر! پہلے اس کوئسچن کا تو کر لیں۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب عسکر پرویز: پہلے مطمئن تو کر لیں۔

جناب سپیکر: اس کا جواب دے دیا نا، نیکسٹ۔

جناب عسکر پرویز: سر! پہلے اس کوئسچن میں یہ جو سیکورٹی کی تو خیر یہ بات نہ کریں، سیکورٹی، جس چرچ میں دھماکہ ہوا ہے، اس جگہ پہ خواتین کی چیکنگ اس جگہ کی جاتی ہے جہاں پہ دھماکہ Actually ہوا ہے، مطلب پورے روڈ پہ گیٹ کے اوپر، کسی جگہ پہ بھی کسی خاتون کی بھی چیکنگ نہیں کی جاتی، مرد کی بھی کی جاتی ہے، بالکل مین گیٹ کے اوپر اور خاتون کی تو اس جگہ پہ کی جاتی ہے جس جگہ پہ Actually دھماکہ ہوا تھا، تو سیکورٹی کی تو یہ صورتحال ہے، باقی سیکورٹی کے بارے میں تو یہ نہ بتائیں اور یہ جو انہوں نے گرفتاریاں بھی ابھی تک نہیں کی ہیں ان دو لوگوں کی، مطلب ہے ان کے جو سرغنہ تھے اور یہ ان کے نام ان کو معلوم ہیں، ان کی تو ڈیتھ ہو گئی ہے ان کی فیملی کے ممبر، کسی کو بھی انہوں نے نہیں پکڑا۔

جناب سپیکر: جی، آپ نیکسٹ کوئسچن کی طرف آئیں۔

جناب عسکر پرویز: کوئسچن نمبر 2215 ہے، کیا وزیر عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ سروسز میں اقلیتوں کیلئے مخصوص کوٹہ مختص ہے۔ جی ہاں، گورنمنٹ سروسز میں اقلیتوں کیلئے مخصوص کوٹہ مختص ہے اور (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس کے جواب میں ہے کہ اقلیتوں کیلئے تین فیصد کوٹہ مختص ہے، مزید برآں اقلیتی کوٹے پر بھرتی مندرجہ بالا تناسب کے حساب سے عمل میں لائی جاتی ہے۔ جناب سپیکر، یہاں پہ یہ جواب دے رہے ہیں کہ اقلیتی کوٹے پر بھرتی تین فیصد Per Department کے حساب سے ہوتی ہے، اب یہاں پہ محکمہ اوقاف کے اندر صرف ایک شخص ہے جو کہ اقلیت سے تعلق رکھتا ہے، اسی طریقے سے محکمہ قانون میں صرف دو لوگ ہیں، محکمہ توانائی میں صرف ایک آدمی ہے، تو پہلا سوال یہ ہے کہ کیا یہ ایک آدمی، وہاں پر صرف دو تین لوگ ہی کام کرتے کہ تین فیصد ایک بنتا ہے؟

جناب سپیکر: آپ لوگ توجہ رکھیں، جو اجلاس جاری ہے، کم از کم اس کو توجہ سے سنیں، جی پلیز، ہاؤس کے ڈیکورم کا خیال رکھیں، جی پلیز۔ جی عسکر پرویز صاحب۔

جناب عسکر پرویز: ایک تو یہ ہے کہ ایک صرف دو لوگ ایک محکمے میں ہیں تو کیا یہ دو لوگ جو ہیں وہ تین فیصد بنتے ہیں اس محکمے کے؟ اور دوسرا یہاں پہ جتنے بھی لوگوں کے نام Mentioned کئے گئے ہیں، وہ سارے کلاس فور ہیں تو آیا وہاں پہ کوئی کمپیوٹر آپریٹر یا کوئی اسسٹنٹ، مطلب اس طریقے سے اس میں کوئی کوٹے کے حساب سے بھرتی نہیں کی جاتی کہ صرف سوئپر میں تین فیصد بھرتی کی جاتی ہے؟۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، پلیز سپلیمنٹری۔ جی جی، جی جی، معراج ہمایون۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ دا د کوټه خبره راغله او دا ډیره ښه او شوه چې عسکر پرویز د کوټه د میناریټیز خبره راوسته۔ په دې باندې ما خپله هم یو سوال Submit کړے دے اسمبلۍ ته چې د زنانو د پاره هم کوټه چې دے نو دس فیصد ده او زنانه مونږ ته نه ښکاریږی۔ که چرې سوال ترینه تپوس اوکړے نو هغه هم دا ډیر Lower categories کښې دی، بره Categories کښې نه دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا دې سره Related نه دے کنه جی، دا سپلیمنټری دې سره نه جوړیږی۔ جی حبیب الرحمان صاحب! حبیب الرحمان صاحب، دا کوئسچن ستا سو دے کنه اوقاف سره۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے قانون: جناب سپیکر صاحب! میں اس میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، عارف صاحب، عارف صاحب۔

معاون خصوصی برائے قانون: شکریہ جناب سپیکر۔ سر! یہ اس طرح ہے کہ شروع میں یہ جو کوٹہ ہوتا تھا، یہ 0.5 پرسنٹ ہوتا تھا، تقریباً آج سے سات آٹھ سال پہلے یہ 0.5 پرسنٹ کوٹہ ہوتا تھا، مطلب ہے کہ اگر سو لوگ لئے جائیں تو اس میں سے ایک یا ایک سے بھی کم لوگ آتے تھے۔ پھر دوبارہ جب ہماری گورنمنٹ آئی ہے تو ہم لوگوں نے آتے ہی یہ کوٹہ ایک پرسنٹ کر دیا تھا، سو میں سے ایک لوگ لیکن ابھی چیف منسٹر صاحب نے، غوری صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، اس میں موجود تھے تو وہ ہم لوگوں نے بڑھا کے تین پرسنٹ کر دیا ہے، جو مینارٹی کا کوٹہ ہے وہ اب تین پرسنٹ ہو گیا ہے، تو وہ اس میں ہم نے باقاعدہ اس چیز کو ہماری گورنمنٹ نے Increase بھی کیا ہے، باقاعدہ غوری صاحب سارے اس میں موجود تھے، ان کا بھی شکریہ کہ وہاں پہ آئے تھے، جس طرح انہوں نے کہا کہ ایک پوسٹ آتی ہے تو وہ جہاں پہ سو پوسٹیں آئیں گی، سو پوسٹوں میں پھر تین ہوں گی۔ دوسرا انہوں نے کہا ہے کہ اوپر اپ گریڈ جو لوگ ہیں 17، ان میں نہیں لیا گیا، تو ابھی میرے خیال میں 2013 میں شاید 17 گریڈ میں جو ان کا کوٹہ تھا، باقاعدہ وہ بھی دیا گیا ہے اور دو 17 گریڈ میں ڈائریکٹ، ان کی کمیشن کے Through اپوائنٹمنٹ ہوئی ہے، تو یہ کوٹہ سسٹم بحال ہے، اس میں جو ٹوٹل ڈیٹیل ہے، وہ بھی دی گئی ہے اور ہم لوگوں نے باقاعدہ اس کو Increase بھی کر دیا ہے جی۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: جی، عسکر پرویز صاحب۔

جناب عسکر پرویز: سر! یہ جو 17 سکیل کا انہوں نے ذکر کیا ہے، مجھے تو اس میں کہیں نظر نہیں آیا، اگر یہ مجھے دکھا دیں تو بہتر ہو گا اور دوسرا میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر 0.5 پرسنٹ بھی تھا تو آیا وہ صرف سویپر میں ہی تھا یا مطلب وہ کمپیوٹر آپریٹر اور اسسٹنٹ میں بھی نکلتا تھا؟ میری تو Suggestion یہ ہے کہ

اس کیلئے کوئی کمیٹی وغیرہ Form کر دیں جو کہ Properly تمام ڈیپارٹمنٹس کے اندر جو ہے، Properlyاس کوٹے کوImplement کروائے۔

جناب سپیکر: عارف صاحب!

معاون خصوصی برائے قانون: سر! اس میں تمام میں ہے اور اگر یہ غور سے دیکھیں تو اس میں بعض جگہ گریڈ نائن میں بھی ہوا ہے، گریڈ گیارہ میں بھی ہوا ہے۔ یہ آپ کھیل و ثقافت میں دیکھیں تو اس میں جو سکیل ہیں، اس میں باقاعدہ لکھا ہوا ہے اور یہ آپ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں بھی تقریباً بارہ پرسنٹ، بارہ کوٹہ میں ہوئے ہیں۔ اسی طرح یہ محکمہ ریلیف میں بھی پے سکیل گیارہ میں ہوا ہے اور یہ جو زراعت ہے، ایگریکلچر ہے، اس میں بھی گیارہ سکیل میں ہوا ہے۔ اسی طرح تمام محکموں میں جی، اور محکمہ زکواۃ وعشر میں بھی سکیل نو میں ہوا ہے اور تقریباً تمام میں، آپ یہ عسکر صاحب! اگر دیکھیں تو اس میں سکیل نو بھی ہے، بارہ بھی ہے اور یہ سارے سکیل اس میں موجود ہیں جی اور تمام اس میں آپ کا تین پرسنٹ کوٹہ ہے جی۔ شکریہ۔

جناب عسکر پرویز: سر! یہ اتنی موٹی کتاب کے اندر جو ہے، یہ انہوں نے کوئی پانچ یا چھ نام مجھے بتائے۔ میں اگر یہاں پہلے صفحے سے آپ کو دکھانا شروع کروں تو سویپر، سویپر، سویپر، نائب قاصد، سویپر، سویپر، سویپر، سویپر، سویپر، خاکروب، سویپر، خاکروب، سویپر، خاکروب، سویپر، سویپر، نائب قاصد، سویپر، سویپر، مجھے تو سر! یہاں پہ کوئی نظر نہیں آرہا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عارف صاحب۔

جناب عسکر پرویز: سر! اگر پوری کتاب میں سے کوئی بارہ نام اگر انہوں نے چن کے سنا دیئے ہیں تو ان کی بڑی مہربانی ہے، تین فیصد کوٹہ کیا ہے، اس کی بھی مہربانی ہے لیکن آپ پہلے اس کی کمیٹیForm کر دیں جو کہ اس چیز کی Properly implementation کروادے۔

جناب سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر سورن سنگھ۔

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: میرے بھائی نے جو سوال اٹھایا ہے، مجھے بھی بعض محکموں پر تحفظات ہیں، ابھی این ٹی ایس ٹیسٹ ہوا تھا، اس میں ہمارے ڈی آئی خان اور کوہاٹ اور بنوں کے کچھ بچوں نے

Exams دیئے، وہ میرٹ لسٹ پہ آئے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں، میں نے ڈی جی سے، سپیشل سیکرٹری سے خود ٹیلی فون کروائے، ساری چیزیں جہاں پہ فیمیل کا کوٹہ تھا، فیمیل تو انہوں نے لے لیں، وہ آ گئیں، سروس میں آگئیں لیکن میل کے اوپر ابھی انہوں نے دو بندوں کو لیا ہے اور دو بندے ابھی وہ چکر میں گھوم رہے ہیں، تو جب ان کے ای ڈی او سے ہماری بات ہوئی تو وہ کہتا ہے کہ مجھے One percent کوٹے کا پتہ ہے، مجھے Three percent کوٹہ کا پتہ ہی نہیں ہے۔ پھر میں نے ڈیپارٹمنٹ کو ریکویسٹ کی اور ان کو ہم نے نوٹیفکیشن بھجوایا، Three percent کوٹے کیلئے، لیکن اس جنگ کو تقریباً میں چھ مہینے سے لڑ رہا ہوں۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو پتہ ہے، سیکرٹری صاحب کو پتہ ہے، سپیشل سیکرٹری صاحب کو بھی پتہ ہے اور ان سب کو پتہ ہے، جس محکمے میں ہم جارہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ یہ جو چیز ہے عسکر پرویز صاحب اور عظیم غوری صاحب نے جو بات کی ہے Three percent کوٹہ تو ہے لیکن کچھ محکموں میں اس پہ Implementation زیرو کے برابر ہے، تو میری ریکویسٹ ہے، تو میری ریکویسٹ ہے آپ سے کہ یہ کم از کم Three percent کوٹے کو بحال کیا جائے اور اس کی Implementation کی جائے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: جی عارف صاحب۔

معاون خصوصی برائے قانون: سر! یہ جو Three percent کوٹہ ہے، وہ بحال ہے، اس ٹائم موجود ہے اور یہ جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں ابھی Induction ہوئی ہے، اس میں باقاعدہ آپ دیکھیں کوٹے سے زیادہ ہوئی ہے، اس میں سولہ گریڈ میں بھی لوگ آئے ہوئے ہیں اور سولہ میں بھی ہیں، نو میں بھی ہیں، بارہ میں بھی ہیں، اگر عسکر صاحب دیکھنا چاہتے ہیں، میرے پاس فائل موجود ہے، یہ Off time میں آ کے میرے ساتھ بیٹھ جائیں، میں ان کو پوری فائل دکھا دوں گا تمام اس میں، اور یہ اصل میں سو کے اوپر تین لوگ ہوتے ہیں اس لئے ان کو کم لگ رہے ہیں، کوٹہ ان کا باقاعدہ Three percent ابھی موجود ہے، لاگو ہے اور اس وقت Implement ہے جی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: ہاں، نیکسٹ، مفتی فضل غفور صاحب، سوال نمبر 2219، مفتی فضل غفور، 2219۔

* 2219 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے رورل ہیلتھ سنٹر جووڑ میں بعض مشینیں بجلی سے چلانے کیلئے وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک عدد ریگولیٹر خریدنے کیلئے فنڈز کی منظوری دی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایک سال مکمل ہونے کے بعد بھی ریگولیٹر نہیں لگایا گیا اور مشینیں اسی طرح غیر فعال پڑی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ریگولیٹر لگوا کر مشینوں کو فعال بنانے میں کونسی رکاوٹ ہے اور اس غفلت کا ذمہ دار کون ہے، نیز محکمہ کب تک ریگولیٹر لگوا کر مشینوں کو فعال بنانے کا ارادہ رکھتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ریگولیٹر منظور شدہ فرم / سپلائر سے فراہمی میں تاخیر ہوئی تھی لیکن اب مذکورہ ریگولیٹر انسٹال ہو چکا ہے اور متعلقہ مشینیں فعال ہو چکی ہیں۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں عرض کر چکے ہیں۔

مولانا مفتی فضل غفور: جی، میں جواب سے مطمئن ہوں، جناب سپیکر! Satisfied جی۔

جناب سپیکر: نیکسٹ، سوال نمبر 2220، سید جعفر شاہ صاحب۔

* 2220 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مدین کالام میں سول ہسپتال اور شہو کالام، لائیکوٹ سوات، چم گڑھی بحرین اور اوشو کے مقام پر ڈسپنسریاں موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں میں کتنی منظور شدہ آسامیاں ہیں، ان میں کتنی آسامیاں خالی ہیں، نیز محکمہ ان خالی آسامیوں پر کب تک تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں کل منظور شدہ اور خالی آسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ڈسپنسری / ہسپتال	منظور شدہ آسامیاں	پر شدہ آسمیاں	خالی آسامیاں

1	سول ہسپتال مدین	81	72	09
2	سول ہسپتال کالام	60	47	13
3	سول ڈسپنسری شاہو کالام	04	04	0
4	بی ایچ یو لائی کوٹ	09	09	0
5	سول ڈسپنسری چم گڑھی	05	05	0
6	بی ایچ یو بحرین	09	09	0
7	سول ڈسپنسری اوشو	07	07	0
کل		175	153	22

مندرجہ بالا 22 خالی آسامیاں زیادہ تر سکیل 18 اور سکیل 19 کی ہیں جس کیلئے محکمہ صحت نے حال ہی میں ڈسٹرکٹ سپیشلسٹ کی 393 اور میڈیکل آفیسرز کی 395 خالی آسامیوں کی ریکوزیشن پبلک سروس کمیشن کو بھجوادی ہے، جونہی کمیشن کی سفارشات محکمہ ہذا کو موصول ہوں گی تو مذکورہ آسامیوں کو ترجیحی بنیاد پر پر کیا جائے گا۔ چونکہ پبلک سروس کمیشن کے انتخاب کا مرحلہ طویل ہوتا ہے، محکمہ صحت کی استدعا پر کمیشن نے ان آسامیوں پر ایڈہاک بنیاد پر بھرتی کیلئے این او سی جاری کیا ہے اور یہ آسامیاں عنقریب ڈیپارٹمنٹل سلیکشن کمیٹی کے ذریعے پر کی جائیں گی۔

جناب جعفر شاہ: صحیح دے ، تھینک یو ، جناب سپیکر صاحب ، منسٹر صاحب-----

جناب سپیکر: مطمئن یې۔

جناب جعفر شاہ: ہیلتھ منسٹر-----

جناب سپیکر: ہیلتھ منسٹر بیٹھے ہیں۔

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب! میری منسٹر صاحب کے ساتھ بات ہوئی ہے اور انہوں نے مجھے یقین دہانی کروائی ہے کہ یہ تمام پوزیشنز ایڈورٹائز ہو چکی ہیں، لہذا میں مطمئن ہوں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: اوکے۔ یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: محترمہ نسیم حیات صاحبہ 27-02-2015، جناب اکرام اللہ خان گنڈا پور 27-02-2015، جناب شکیل احمد صاحب 27-02-2015، محترمہ دینا ناز صاحبہ 27-02-2015، جناب اعظم خان درانی صاحب 27-02-2015، جناب جاوید نسیم صاحب 27-02-2015، جناب زاہد خان درانی صاحب 27-02-2015، جناب فضل حکیم صاحب 27-02-2015، جناب محمد عارف صاحب، ایم پی اے 27-02-2015، جناب گوہر نواز صاحب، ایم پی اے 27/2/2015۔ منظور ہے جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

Mr .Speaker: Next, Syed Jafar Shah Sahib, item No.7.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع سوات کے دورافتادہ مقامات کالام، بحرین، مدین وغیرہ کے ہسپتالوں میں منظور شدہ آسامیاں کئی سالوں سے خالی پڑی ہیں اور بار بار محکمہ کے ساتھ روابط کے باوجود ابھی تک عملہ کی تعیناتی نہ ہو سکی جس سے لوگوں کو کافی مشکلات درپیش ہیں۔

سپیکر صاحب! دا زما دا د کوئسچن او توجه دلاؤ نوټس دواړه یو شان دی او په دیکښې دوئ یقین دهانی راکړې ده، بهرحال که هاؤس کښې یقین دهانی راکړی نو هغه به ډیره ښه به وی۔

جناب سپیکر: شہرام خان!

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: زه تابعدار یمه د جعفرشاه صاحب جی، دوئ چې د کوم Recruitments خبره کوی، ان شاءالله ټولې صوبې د پاره، جعفرشاه صاحب کوئسچن Raised کړے دے، 395 تقریباً ګریډ 17 او 395 ګریډ 18 پوستونو باندې Hiring کیږی لګیا دے۔ د دې نه علاوه چې نور خومره ویکنټ پوستونه ان شاءالله By end of March hopefully ان شاءالله پراسیس به Complete شی، ټولې صوبې ته به ډاکټران ځی ان شاءالله۔ تهینک یو، جی۔

جناب سپیکر: عبدالکریم صاحب۔

جناب عبدلکریم: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ 1947 سے صوبہ بھر میں ہائی سکولوں میں ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹریس کی پوسٹیں BPS-17 میں ہیں، حالانکہ محکمہ تعلیم اور دیگر محکموں میں تمام سکیل تقریباًاپ گریڈ ہو چکے ہیں، حال ہی میں ایس ایس ٹی کی گریڈ 17 میں اپ گریڈیشن معزز ایوان منظور کر چکا ہے، لہٰذا استدعا ہے کہ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹرز اور ہیڈ مسٹریسز کی پوسٹ کو اپ گریڈ کر کے گریڈ 18 میں اپ گریڈ کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب! ډیر عجیبه خبره ده چې په دې هاؤس کښې ناست په دې اسمبلو په ګیلرو کښې ناست دا ټول د دې استاذانو برکت دے، بیا چې مونږه کله دغه شاګردان دې ایوانونو له راشی او د دوئ په قلم کوم فیصلې کیږی نو څه خلقو له حق ورکړی او څه له ورنکړی۔ څنګه چې هیډ ماسټران، هیډ مسټریس، دغه شان زمونږه ایس ایس، ډی ایم، پی ټی، دا ټول نه دی اپ ګریډ شوی نو زما تاسو ته دا خواست دے، چونکه دا پوره Thoroughly study غواړی نو دا کال اټنشن د جی کمیټئی ته حواله شی جناب سپیکر صاحب! چې د دې صحیح چھان بین اوشی او په دې باندې محکمې نه هم رائې واخلی او ممبران صاحبان پرې خپلې رائې هم ورکړی چې د دې یو ښه ریزلټ رااوځی۔ جناب سپیکرا! کمیټئی ته جی دا، جناب سپیکر صاحب.....

جناب سپیکر: جی ستار صاحب! سپلیمنٹری؟ مطلب یہ تو کال اٹنشن ہے، بہر حال اس کے اوپر، ہاں جی۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو، سر۔ یہ نوٹس جو ہمارے بھائی نے دیا ہے، بڑا اہم ہے۔ تقریباً ہماری اسمبلی کے تمام ممبران اسمبلی کے ساتھ کئی عرصے سے خیبر پختونخوا کی ٹیچر ایسوسی ایشن کا ایک رابطہ ہے، غالباً محکمہ کے ساتھ بھی انہوں نے بات کی ہے، منسٹر صاحب سے بھی کئی بار بات کی ہے، کمیٹی بنی ہے One time scale کی، اور یہ ہمارے خیبر پختونخوا کی پوری ٹیچر ایسوسی ایشن کے جتنے بھی وہ ہیں، ان کی متفقہ ڈیمانڈ ہے، اس پہ گورنمنٹ نے کام بھی کیا ہے مگر اب اس پہ آگے اس کو Implement نہیں کر رہے، لہٰذا ہمارے اس خیبر پختونخوا میں اساتذہ برادری کا یہ مطالبہ کہ ہمیں One time scale دیا جائے تاکہ یہ مسئلہ مستقل بنیادوں پہ صوبے میں ہر سال جو ہو رہا ہے، یہ حل ہو اور ان کا حق ہے۔ اس پہ گورنمنٹ نے پہلے

بات کی تھی محکمے کے ساتھ، بڑی کمیٹی بنی تھی لیکن وہ کمیٹی آگے اس طرح اپنی Recommendation کو آگے لے کر نہیں گئی ہے تو میں گزارش کرونگا کہ یہ ایجوکیشن میں ہمارے سارے اساتذہ کرام کا بہت اہم ایک مطالبہ شروع سے رہا ہے اور آج تک یہ Meet-out نہیں ہوا ہے تو One time scale کی بات ان کی جائز ہے، ان کا حق ہے، اس کو بنیاد بنا کر ٹیچر کی جو پروموشن کا مسئلہ ہے، Once for all اس کو حل کیا جائے، یہ میں گزارش کروں گا آپ سے بھی اور ہاؤس سے بھی کہ اس پہ وہ آگے آئیں۔

جناب سپیکر: عارف، عارف یوسف، عارف یوسف!

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! میں نے بھی اس حوالے سے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: اس پہ مزید، یہ کال اٹنشن ہے۔ عارف یوسف، جی جی۔

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): شکریہ جناب سپیکر۔ سر! اس میں یہ ہے کہ جو یہ بعد میں سوال کیا گیا ہے، Last میں، "لہٰذا استدعا ہے کہ ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹرز اور ہیڈ مسٹریسز کی پوسٹ کو گریڈ اٹھارہ میں اپ گریڈ کیا جائے" اس میں عبدالکریم صاحب سے میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے تقریباً یہ جو ٹوٹل سکول ہیں، کوئی ڈھائی ہزار آتے ہیں، 1992 میں ایک فارمولا بنا تھا، اس فارمولے کو Tier formula کہتے ہیں، Tier formula اسے کہتے ہیں اور اس میں یہ Decide ہوا تھا کہ جو 50 فیصد یہ پرنسپلز، ہیڈ ماسٹرز And جو ہیڈ مسٹریسز جو ہوں گے، وہ گریڈ 17 کے ہوں گے اور جو 34 فیصد ہیڈ ماسٹرز اور ہیڈ مسٹریسز ہیں، وہ گریڈ 18 کے ہوں گے، اسی طرح جو 15 فیصد ہیں، وہ گریڈ 19 کے ہوں گے یہ پرنسپل صاحبان اور ایک فیصد گریڈ 20 کے ہوں گے، یہ باقاعدہ ایک فارمولا بنا تھا اور اس کے اوپر اب کام کیا جا رہا ہے۔ اس میں یہ ہے کہ جو ان کی پروموشن یا اپ گریڈیشن ہوتی ہے، وہ Seniority cum fitness پہ ہوتی ہے، ان کی ACRs دیکھی جاتی ہیں، اس کو باقاعدہ چیک کر کے اور ان میں جو سینیئرز ہوتے ہیں، ان کو پھر آگے کیا جاتا ہے۔ تو گورنمنٹ کا، یہ ایجوکیشن کا اپنا ایک فارمولا ہے جو Tier formula ہے، اس کے اوپر باقاعدہ ہو رہی ہے اور سب کا تو ایک ساتھ ہو نہیں سکتا، جس طرح آپ نے کہا ہے کہ گریڈ 18، اس میں گریڈ 20 کے بھی ہیں، 19 کے بھی ہیں اور 20 کے بھی ہیں اور 17 کے بھی ہیں، تو ان کی جو پروموشن 17 میں ہو رہی ہے، وہ اپنے طریقے سے چل رہی

ہے،Seniority cum fitness اور اس طریقے سے اگر میرے خیال میں اس کو چیلنج کیا گیا تو اس میں اور پرابلمز بن جائیں گے، اسی فارمولے کے تحت آپ چل رہیں، اگر پھر بھی آپ کو وہ نہیں ہے تو یہاں پہ ڈائریکٹر صاحب بھی موجود ہیں، وہ فارمولا بھی موجود ہے اور اس فارمولے کے مطابق ہم لوگوں کو اپ گریڈ کر رہے ہیں جی۔

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے یہ ایک جو ریکویسٹ کی ہے، اگر آپ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں تو دیکھ لیں گے، مطلب کوئی ڈسکشن ہو جائے گی۔

معاون خصوصی برائے قانون: جی سر، سر! یہ-----

جناب سپیکر: اور یہ لوگ مجھے بھی ملے تھے تو میرے خیال میں یہ ریکویسٹ ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں، ٹھیک ہے جی۔

معاون خصوصی برائے قانون: سر! جیسے آپ کہیں لیکن کوئی Discrimination نہیں ہو رہی ہے۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سر! میں نے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: ہاں جی، جی عنایت خان! تہ دې حوالې سره خبره کوې-----

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں سر۔

جناب سپیکر: نہ بس، صرف دا Issue settle کوؤ نو، دا Issue settle کوؤ۔ ٹھیک دہ جی، کمیٹئی تہ بہ دا چې دے نو او لیږو۔

معاون خصوصی برائے قانون: ٹھیک ہے سر، ٹھیک ہے جی، تھینک یو سر۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that call attention notice, moved by the honorable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention notice is referred to the concerned Committee. ji, Inayat Khan.

ذاتی وضاحت

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب۔ زمونږه دې معزز ایوان یو دوه درې ممبرانو زما نوټس کښې دا خبره راوسته چې بعضې اخبارونو کښې زما حوالې سره دا خبره چهاپ شوې ده چې مونږه، څه مخصوص نومونه ئې لیکلی دی، د پی ټی آئی په ممبرانو کښې چې جماعت اسلامی د دې ممبرانو مطالبه کړې ده او دا Reliable دی او دا Trust worthy دی او دوئ به جماعت اسلامی کښې د سراج الحق صاحب چې کوم پینل دے، په هغې کښې به دوی مونږ ډیمانډ کړے دے چې دوئ به شاملؤو۔ محترم سپیکر صاحب! پرون بیا چې دا خبره زما علم کښې راغله نو ما د نن ورځې اخبارونه چیک کړل، نن ورځې ما 'آج' اخبار هم چیک کړو، 'مشرق' اخبار مې هم چیک کړو نو دیکښې خو نشته دے خو بیا ما ته دوئ اووئیل چې ګنی لکه دا د بلې ورځې اخبار کښې راغلے دے۔ پرون ما درې ځایه چې دے نو Media talks کړی دی، یو په چکدره کښې، یو جماعت اسلامی مرکز اسلامی افتتاح وه او هغې کښې خالص ما په لوکل ګورنمنټ باندې خبره کړې ده او د جماعت اسلامی حوالې سره مې خبره کړې ده، د هغې Introduction مې کړے دے او دویم په ډسټرکټ کونسل هال کښې یوتهه اسمبلی وه او په هغې کښې مې د نوجوانانو، د یوتهه حوالې سره خبره کړې ده او چې بیا بهر راوتے یم نو هلته د میډیا خلق ولاړ وو، الیکټرانک میډیا والا ما دا کوئسچن Avoid کړو خو هغوی رانه کوئسچن اوکړو چې تاسو داسې څه ډیمانډ کړے دے ده پی ټی آئی نه چې مونږ ته مخصوص خلق او دغه راکړئ؟ نو ما ورته وئیل چې دا ډیمانډ مونږ نه دے کړے او دا مسئله دې وخت کښې Premature ده او زما دا یقین دے چې لکه د پی ټی آئی ټول ممبران Trust worthy دی او مونږ به چې پینل جوړوؤ نو هغه به د 2 / 3 تاریخ نه وروستو به مونږ پینل جوړوؤ، دې وخته پورې په پینل باندې هډو ډسکشن هم نه دے شوے، د هغې زما خیال دے چې د هغې به ریکارډنګ هم موجود وی، دا چې کوم پرون ما Media talks کړی دی، د هغې خو الیکټرانک میډیا سره به د هغې ریکارډ او ډاکومنټس هم موجود وی، نو ما وئیل چې دا زمونږ خپل مینځ کښې د اعتماد یو رشته ده او زمونږ په مینځ کښې د اتفاق او د اعتماد یو تعلق دے او داسې څه خبره نشته دے چې ګنی لکه په هغې باندې

زمونږه بد اعتمادی ده او د هغې چې کوم ووټونه مونږ ته ملاوېږی نو هغه به ووټونه وی، ان شاء الله تعالیٰ هغه به داسې نه وی چې ګنی لکه هغه Secure به Slip کیږی او دغه کیږی به، بلکه Overall هم ما د دې مظاهره کړې وه چې یره لکه زه پرامیده یم چې سینټ الیکشن کښې به د خیبر پختونخوا اسمبلئی ممبران دا ځل د انتهائی ذمه دارئ ثبوت ورکوی ان شاء الله تعالیٰ او د سینټ الیکشن کښې که کوم خلق د هارس ټریډنګ سوچ کوی، کومو خلقو بیګونه راوړی دی، د هغوی خواهشات به ناکام کیږی، ما دا Statement ورکړے دے۔ د دې نه مخکښې ورځ چې دے نو ماته نه دی یاد چې ما Statement ورکړے دے، یعنی د دې نه مخکښې ورځ زما هډو څه د میډیا سره څه Interaction نه دے شوے، که زوړ Statement هغوی لګولے وی، هر شے چې ئې لګولے وی خو زه Clarification کوم په فلور آف دی هاؤس باندې په Personal explanation باندې، د میډیا سره تعلق لرونکی خلق ناست دی چې نه مونږ داسې څه لسټ پی ټی آئی لیډر شپ ته ورکړے دے تر اوسه پورې او نه ما په میډیا باندې دا خبره کړې ده چې ما د پاره صرف شاه فرمان او عاطف صاحب چې دی او دغه شان یو څو منسټران صاحبان، هغوی Trust worthy دی او باقی نه دی، ما د پاره ټول ممبران او د پی ټی آئی ټول ممبران او د دې هاؤس ټول ممبران Trust worthy دی او زما دا یقین دے ان شاء الله تعالیٰ (تالیاں) چې په دې الیکشن کښې به، د سینټ په دې الیکشن کښې به ان شاء الله تعالیٰ دا اسمبلی چې دے نو نوم ګټی او دا اسمبلی به د ټول خیبر پختونخوا نوم اوچتوی او مونږ به د هارس ټریډنګ ټول سازشونه ناکامو ان شاء الله۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> *ان شاءاللہ،ان شاءاللہ۔ آئٹم نمبر، آئٹم نمبر8، آنریبل منسٹر فار لاء۔*

<u>جناب بخت بیدار:</u> *پوائنٹ آف آرڈر، پوائنٹ آف آرڈر، پوائنٹ آف آرڈر۔*

<u>جناب سپیکر:</u> ته ما نه په زور خو مه غواړه پوائنټ آف آرډر، کښېنه زه کوم درته، دغه کوم درته، دا ایجنډا چلوؤ نو (مداخلت) جی جی۔

جناب بخت بیدار: زما په پوائنټ آف آرډر خبره ده، ماله ولې موقع نه راکوې؟ زه د خبرې کولو حق نه لرم څه ولې؟-----

جناب سپیکر: نه، ته چې دے نو ولې ما نه په زبردستئی غواړې، طریقه باندې، ګوره بنه د پارلیمانی رولز ریګولیشنز مطابق به خپله خبره کوې۔

جناب بخت بیدار: نو خو زه موقع غواړم کنه۔

جناب سپیکر: نو زه به درته موقع درکوم کنه، داسې خو نه ده چې ته ما باندې هلته Force کوې کنه، ما به دلته Force کوې نه، زه به بالکل موقع درکوم خو په طریقه باندې به کوې کنه جی، زه دا کوم، دې نه پس موقع درکوم درته۔

مسودہ قانون خیبر پختونخوا (قوانین میں ترمیم) مجریہ 2015 کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Arif Yousaf (Special Assistant for Law): Thank you, Mr. Speaker. I, on behalf of the honourable Chief Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa (Amendment of Laws) Bill, 2015, in the House

Mr. Speaker: It stands introduced. Item No. 11: Malik Shah Muhammad Khan, Special Assistant.

مجلس منتخبہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا
(ٹیکنیکل ایجوکیشن اور ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی بل 2015)

جناب شاہ محمد خان (معاون خصوصی برائے فنی تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, present the Report of the Select Committee on the Khyber Pakhtunkhwa (Technical Education and Vocational Training Authority) Bill, 2015, in the House.

Mr. Speaker: It stands presented. Item number 12 and 13, Honorable Special Assistant,

اس کے بعد میں تمام پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ بھی ڈسکس کروں گا اور جو سینیٹ کے حوالے سے جو ایشو ہے، اس کے بعد پورا، بریک کے بعد اس کے اوپر ڈسکشن کرلیں گے۔ جی، ملک شاہ محمد خان۔

ٹیکنکل ایجوکیشن اور ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی بل مجریہ 2015 کا زیر غور لایا جانا

جناب شاہ محمد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, Chairman, Select Committee, move that the Khyber Pakhtunkhwa (Technical Education and Vocational Training Authority) Bill, 2015, as amended by the Committee, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House that the Khyber Pakhtunkhwa, (Technical Education and Vocational Training Authority) Bill, 2015, as reported by the Select Committee, may be taken into consideration at once. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 23 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 23 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 23 stand part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill.

ٹیکنکل ایجوکیشن اور ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی بل مجریہ 2015 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honorable Special Assistant, please.

Special Assistant (Technical Education): Sir, I on behalf of the honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, move that the Khyber Pakhtunkhwa, (Technical Education and Vocational Training Authority) Bill, 2015 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, (Technical Education and Vocational Training Authority) Bill, 2015, as reported by the Select Committee, may be passed? Those who are in favor of it may say "Yes" and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

بریک کوؤ، د بریک نه پس به ان شاءاللہ باقی دغه کوؤ، بریک، د چائے بریک به اوکړو، لږ پارلیمانی لیډرانو سره به لږه مشوره اوکړو، هغې نه پس به چې دے نو خبره اوکړو۔ بریک، بریک نه پس کوؤ جی، بریک۔

(ایوان کی کاروائی چائے کے وقفہ کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد وضوابط میں ترامیم کا مجلس قائمہ کے سپرد کیا جانا

جناب سپیکر: سید جعفر شاہ صاحب، سید جعفر شاہ صاحب، آئٹم نمبر 14۔

Mr. Jafar Shah: Thank you, janab Speaker. I beg to move that in rule 135, after the existing sub-rule (2), the following new sub-rules 3 and 4 may be added namely:,

"(3) The department concerned of the Government shall report to the Provincial Assembly Secretariat about the action taken on the resolution within a period------

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب! آپ Leave کیلئے کہہ دیں کہ-----

جناب جعفر شاہ: اچھا، پہلے leave کیلئے۔

جناب سپیکر: میں اجازت چاہتا ہوں۔ ہاں جی۔

جناب جعفر شاہ: اچھا، اجازت دی جائے، سر!

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب جعفر شاہ: According to rules تحریک پیش کرنے کیلئے اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: Ji, the motion before the House that leave may be granted to the honorable Member for introduction of draft amendment in the Rules of Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the leave is granted. Item No. 15: Syed Jafar Shah.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in rule 135, after the existing sub rule (2), the following new sub rules (3) and (4) may be added namely:- "(3) The department-----

جناب سپیکر: اچھا، یہ آپ صرف اتنا کہہ دیں کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کردیں۔

جناب جعفر شاہ: ہں؟

جناب سپیکر: کمیٹی کو ریفر کیلئے کہہ دیں کہ یہ کمیٹی کو ریفر کریں۔

جناب جعفر شاہ: کمیٹی کو ریفر کریں؟

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب جعفر شاہ: اوکے۔ اودریږه دا کمیټئی ته ریفر شي نو-----

جناب سپیکر: جی جی، آپ دیکھ لیں، کون اس کو، عاطف خان! دا پریس والا بائیکاټ دے، تاسو اوګورئ، محمد علی شاه باچا! تاسو چیک کړئ چې څه مسئله ده، تاسو پلیز-----

جناب منور خان ایڈوکیٹ: پریس والا ولې خفه دی؟

جناب جعفر شاہ: زه پکښې څه اووایم چې دا کمیټئی ته ریفر کړئ؟

جناب سپیکر: جی۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر! اس کو کمیٹی کو ریفر کیا جائے تاکہ اس پہ تفصیلی غور وخوص کیا جاسکے۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: یہ کس قسم کی امنڈمنٹ چاہتے ہیں، تھوڑا Explain تو کریں ناں۔

جناب جعفر شاہ: اچھا، اس میں یہ ہے، ابھی تو کمیٹی کو آپ ریفر کرتے ہیں، With kind permission of the Chair، سپیکر صاحب! آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کی توجہ، سر! یہ اس طرح ہے کہ ہم اکثر اسمبلی میں قرار دادیں پیش کرتے ہیں، توجہ دلاؤ نوٹسز پیش کرتے ہیں اور کوسچنز پر بھی بعض وزراء صاحبان حکومت کی طرف سے ہمیں ایشورنس دیتے ہیں لیکن وہ ہمیں یقین دہانیاں ہوتی رہتی ہیں یہاں ہاؤس کے فلور پہ، لیکن کئی کئی مہینے گزرنے کے باوجود ہمیں واپس جواب نہیں دیا جاتا اور وہ کوسچن یا قرار داد یا جو توجہ دلاؤ نوٹس ہوتا ہے تو اس پہ کوئی عملدرامد نہیں ہوتا۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! رولنگز کو بھی اس میں-----

جناب سپیکر: اچھا، یہ Basically یہ ہے کہ-----

جناب جعفر شاہ: اس میں آپ کی رولنگز بھی شامل ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ اس میں ریزولوشنز ہم اکثر پاس کرتے ہیں، اس کے اوپر جو ہے ناں Time line نہیں ہوتی، ہم نے Time bound کیا ہے اس کو۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! اس میں اپنی رولنگز کی بھی، اگر یہ امنڈمنٹ ہو جائے کہ جو آپ یہاں سے، چیئر سے رولنگ دیتے ہیں، سر! وہ بہت زیادہ Important ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: امنڈمنٹ، میں صرف اس کو کمیٹی کو ریفر کرتا ہوں۔

The motion before the House is that the said draft may be referred to the Committee on Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, Privileges and Implementation of Government Assurances? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The draft is referred to the said Committee. جی جی، عنایت خان! جی جی، تاسو

سینئر وزیر (بلدیات): د Rule د Suspension دغه به زه اوکړم، دا نور به ئې اوګوری، زه به د Rule د Suspension ریکویسټ اوکړم۔

جناب سپیکر: تاسو دا لږ اوګورئ۔

سینئر وزیر (بلدیات): زه به د Rule د Suspension ریکویسټ اوکړم کنه، Rule suspension ریکویسټ پکښې ضرورت شته که نه؟

جناب سپیکر: جی جی، اؤ، یس۔

سینئر وزیر (بلدیات): نو ریکویسټ کومه چې د Rule 240 د لاند Rule 127 چې دے Suspend کړئ او-----

جناب سپیکر: دا سائن کړئ ټول دغه نه، پارلیمانی لیډرز سائن کړئ دا-----

سینئر وزیر (بلدیات): مونږ ته د سینیټ الیکشن حوالې سره د قرارداد پیش کولو اجازت راکړه۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب سپیکر: جی جی، دا ئې سائن کړو او که نه؟دا سائن کړئ کنه، دا دوئ نه سائن کړئ، دا دوئ له ورکړو؟ او دا دوئ نه سائن کړئ، اؤ جی، یو منټ۔

Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honorable Members to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it and that honourable Member, to please move their resolution.

جی، سائن، جی جعفر شاه صاحب، جعفر شاه صاحب، جعفر شاه صاحب، ټول به ئې پاس کړی، جعفر شاه صاحب به ئې او کړی وړومبے۔

قرارداد

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔اس پہ متعدد ممبران کے دستخط ہیں۔

ہر گاہ کہ سینیٹ آف پاکستان کیلئے الیکشن کاانعقاد قریب ہےاور پاکستان کی تمام سیاسی جماعتیں اس بات پر متفق ہیں کہ سینیٹ کے الیکشن کا موجودہ طریقہ کار ممبران اسمبلی کیلئے بدنامی کا باعث بن رہاہے جس سے سیاسی ماحول خراب ہوتاہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سینیٹ کے الیکشن کو شفاف بنانے کیلئے تمام ضروری اور موثر اقدامات کرے۔

جناب سپیکر: عنایت خان!

سینیئر وزیر (بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ہر گاہ کہ سینیٹ آف پاکستان کیلئے الیکشن کاانعقاد قریب ہےاور پاکستان کی تمام سیاسی جماعتیں اس بات پر متفق ہیں کہ سینیٹ کے الیکشن کا موجودہ طریقہ کار ممبران اسمبلی کیلئے بدنامی کا باعث بنتاہے اور یہ سیاسی ماحول کی خرابی کا بھی باعث اور نیز ممبران اسمبلی پر الزامات بھی لگ رہے ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ شفافیت کو یقینی بنانے کیلئے وفاقی حکومت موثر اقدامات کرے۔

جناب سپیکر: سکندر خان!

جناب سکندر حیات خان: فرق راغے۔

جناب سپیکر: نه، دا د سره، تا سره کوم یو دے ؟

جناب سکندر حیات خان: قرارداد خو یو وو۔ (شور)

جناب سپیکر: جی، جی عنایت خان، عنایت خان! Once again، ایک منٹ، ایک منٹ۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ہر گاہ کہ سینیٹ آف پاکستان کیلئے الیکشن کا انعقاد قریب ہے اور پاکستان کی تمام سیاسی جماعتیں اس بات پر متفق ہیں کہ سینیٹ کے الیکشن کا موجودہ طریقہ کار ممبران اسمبلی کیلئے بدنامی کا باعث بن رہا ہے جس سے سیاسی ماحول خراب ہوتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سینیٹ کے الیکشن کو شفاف بنانے کیلئے تمام ضروری اور موثر اقدامات کرے۔

جناب سپیکر: عاطف خان، عاطف خان! تھیک دے، نه د دې لږ عاطف خان، سکندر خان، ټول به By number وائی۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ہر گاہ کہ سینیٹ آف پاکستان کیلئے الیکشن کا انعقاد قریب ہے اور پاکستان کی تمام سیاسی جماعتیں اس بات پر متفق ہیں کہ سینیٹ کے الیکشن کا موجودہ طریقہ کار ممبران اسمبلی کیلئے بدنامی کا باعث بن رہا ہے جس سے سیاسی ماحول خراب ہوتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سینیٹ کے الیکشن کو شفاف بنانے کیلئے تمام ضروری اور موثر اقدامات کرے۔

جناب سپیکر: سکندر خان!

جناب سکندر حیات خان: ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔ ہر گاہ کہ سینیٹ آف پاکستان کیلئے الیکشن کا انعقاد عنقریب ہے اور پاکستان کی تمام سیاسی جماعتیں اس بات پر متفق ہیں کہ سینیٹ کے الیکشن کا موجودہ طریقہ کار ممبران اسمبلی کیلئے بدنامی کا باعث بن رہا ہے جس سے سیاسی ماحول خراب ہوتا ہے، لہذا یہ اسمبلی

صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سینیٹ کے الیکشن کو شفاف بنانے کیلئے موثر اور تمام ضروری اقدامات کرے۔

جناب سپیکر: محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ ہر گاہ کہ سینیٹ آف پاکستان کیلئے الیکشن کا انعقاد عنقریب ہے اور پاکستان کی تمام سیاسی جماعتیں اس بات پر متفق ہیں کہ سینیٹ کے الیکشن کا موجودہ طریقہ کار ممبران اسمبلی کیلئے بدنامی کا باعث بن رہا ہے جس سے سیاسی ماحول خراب ہوتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سینیٹ کے الیکشن کو شفاف بنانے کیلئے تمام ضروری اور موثر اقدامات کرے۔

جناب سپیکر: اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر۔ ہر گاہ کہ سینیٹ آف پاکستان کیلئے الیکشن کا انعقاد عنقریب ہے اور پاکستان کی تمام سیاسی جماعتیں اس بات پر متفق ہیں کہ سینیٹ کے الیکشن کا موجودہ طریقہ کار ممبران اسمبلی کیلئے بدنامی کا باعث بن رہا ہے جس سے سیاسی ماحول خراب ہوتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے سفارش کرے کہ سینیٹ کے الیکشن کو شفاف بنانے کیلئے تمام ضروری اور موثر اقدامات کرے۔

جناب سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ہر گاہ کہ سینیٹ آف پاکستان کیلئے الیکشن کا انعقاد عنقریب ہے اور پاکستان کی تمام سیاسی جماعتیں اس بات پر متفق ہیں کہ سینیٹ کے الیکشن کا موجودہ طریقہ کار ممبران اسمبلی کیلئے بدنامی کا باعث بن رہا ہے جس سے سیاسی ماحول خراب ہوتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے سفارش کرے کہ سینیٹ کے الیکشن کو شفاف بنانے کیلئے تمام ضروری اور موثر اقدامات کرے۔

Mr. Speaker: The motion before the House that the resolution, moved by the honorable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. جی ډاکټر حیدر صاحب! تاسو ته موقع درکوم جی، یو منټ۔

ډاکټر حیدر علی: شکریه جناب سپیکر۔ هغه څو ورځې اول ما او معزز رکن جعفر شاه صاحب یو تحریک التواء راوړے وو، د هغې په نتیجه کښې دې معزز ایوان یو کمیټی جوړه کړې وه، سټینډنګ کمیټی هائر ایجوکیشن والاچې د هغه متعلقه سوات یونیورسټئ وی سی خلاف، د بې ضابطګو خلاف د انکوائری اوشی، د هغې رپورټ لا نه دے راغلے او متعلقه انچارج د یونیورسټئ هم هغه شان خپل کارروائی جاری ساتی او په لسم تاریخ باندې د سینیټ اجلاس راغوښتے دے چې دا په دغه درې کاله Tenure کښې په اول ځل باندې ده اجلاس را اوغوښتو او دا د دې د پاره چې کوم مالیاتی او انتظامی بې ضابطګئ دی، په هغې باندې پرده واچوی او هغه Endorse کړی، دا د دې هاؤس توهین دے او د هغه کمیټئ استحقاق مجروح کیږی۔ زه ستاسو په وساطت سره خواست کوم چې څو پورې، پکار خو دا وه چې دا وی سی صاحب معطل شوے وے چې څو پورې انکوائری رپورټ نه وی راغلے، انکوائری روانه ده او دے اجلاس راغواړی هم په هغه خبرو باندې، په ایجنډه باندې هم هغه خبرې دی، کمې چې مونږ Raise کړې دی، هغې له یو قانونی تحفظ ورکړی۔ زما به خواست دا وی چې څو پورې د دغې کمیټئ رپورټ نه دے راغلے نو که دے معطل کیدے نشی کم سے کم نور میټنګز دې دے نه کوی ځکه چې دا استحقاق مجروح شوے دے د هاؤس د کمیټئ۔

جناب سپیکر: عنایت خان، عنایت خان، سینیئر منسټر، چونکه، دا Specific issue ده، دا لږ ډسکس کړئ نو، عنایت خان! جی صالح محمد صاحب چونکه سټینډنګ کمیټئ چیئرمین هم دے نو تاسو، صالح محمد۔

جناب صالح محمد: نو تاسو ته دغه ګزارش دے، دغه درخواست دے چې څو پورې د دې رپورټ نه وی راغلے او پانچ تاریخ کښې زمونږ میټنګ نه وی شوے نو دا سینیټ اجلاس د ملتوی کړی لږ۔

جناب سپیکر: سینئیر منسٹر عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، د سینیټ الیکشن چې وی، دا ګورنر خیبر پختونخوا چیئر کوی، لږ شان به د اسمبلئ ایکټ او رولز او لاء کتل غواړی، که هغه ئې Convene کوی نو بیا به ګورنر صاحب ته ریکویسټ کول غواړی اوکه د پراونشل ګورنمنټ، هائر ایجوکیشن ډیپارټمنټ ئې Convene کوی نو بیا خو با لکل کلیئر ده، زه ایشورنس ورکومه، مونږ به سیکرټری هائر ایجوکیشن ته اووایو او دا اجلاس به Postpone کړی جی۔

جناب سپیکر: عنایت خان! چې هر څوک Convene کوی، دلته چونکه ته دغه یې نو ستا Concern دے او تا ته پته ده چې اوس هم دغه سره ده، بهرحال تا ایشورنس ورکړو، مونږه هغه ایشورنس Consider کوؤ۔

سینئر وزیر (بلدیات): صحیح ده با لکل، زه ایشورنس ورکومه چې مونږ به، هر طرف نه چې چیئر کیږی، مونږ به Approach کوؤ هغه ته او د دې اسمبلئ چې کوم Well wish دے او هغه د دې Joint collective decision دے، هغه به ورته مونږ Communicate کوؤ او Implement کوؤ به ئې ان شاء اللّٰه۔

جناب سپیکر: ټهیک ده جی۔ محمد علی شاه باچا۔

سید محمد علی شاہ: سپیکر صاحب! زمونږه د ډسټرکټ حوالې سره یو ایشو ده جی، ډسټرکټ ملاکنډ په حوالې سره جی، دا خبره زه کوم چې نان کسټم پیډ ګاډی چې کوم د خوست نه راځی، د بلوچستان نه، د افغانستان نه جی، دا ټول په دې روټ باندې راځی جی او نه په ډسټرکټ چارسده کښې ئې څوک نیسی، نه ئې په ډسټرکټ پشاور کښې څوک نیسی، نه ئې په ډسټرکټ مردان کښې څوک نیسی، دلته کسټم ایکټ شته او چونکه زمونږه ملاکنډ ډویژن ټیکس فری زون دے، کسټم ایکټ Extend نه دے جی نو دلته الټا چکر دے، پکار دے چې کوم ځائې کښې نیولے کیږی، هلته ئې نه نیسی او چې کوم ځائې کښې نه نیولے کیږی نو هلته پکړ دکړ شروع دے۔ جناب سپیکر! زمونږه تقریباً څه ستره، اټهاره سو لیوی سپاهیان دی او دیکښې کم از کم شپږ اته سوه کسان داسې دی چې هغه صرف د کسټم پیډ ګاډو په ډیوټئ باندې دغه شوی دی، زما د ګورنمنټ نه ریکویسټ

دے چې ملاکنډ انتظامیه ته اووائی چې کسټم ایکټ نشته، ټیکس فری زون دے نو کم از کم د نان کسټم پیډ ګاډو ته دې دغه نه کیږی جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، بالکل دې سره Agree کوؤ او چې ملاکنډ ډویژن کسټم فری زون دے او دا خبره بالکل ټهیک نه معلومیږی چې د ملاکنډ ایجنسئ په حدود کښې خو ډپټی کمشنر ملاکنډ ګاډے نیسی خو چې کله دغه ګاډی د چارسدې او د مردان د حدود نه تیریږی نو ډپټی کمشنر مردان اویا ډپټی کمشنر چارسده په هغې کاروائی نه کوی نو دا به مونږه Ensure کوؤ ان شاءاللہ، زه به ډی سی ملاکنډ ته دا پوائنټ آف آرډر او د حکومت دا چې کوم د طرف نه ایشورنس دې معزز ممبر ته چې مونږ ورکوؤ، دا به زه Communicate کړمه، حکومت ته به هم Communicate کړمه، نو ان شاء اللہ و تعالیٰ ډی سی ملاکنډ ته به مونږ دا اووایو چې Further پخپله ایریا کښې هغه دا چې کومه کارروائی کوی نو دا Legally ټهیک نه ده او ډی سی چارسده او ډی سی نوښار او ډی سی مردان ته به دا خبره کوؤ چې هغه په خپله ایریا کښې خپل Vigilance زیات کړی او هغلته دا ګاډی نیسی۔

جناب سپیکر: جی، میڈم نگہت اورکزئی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جی شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے اور آپ کے توسط سے سی ایم صاحب اور جو آئی جی پی خیبر پختونخوا ہیں، ان کے ناجل میں لانا چاہتی ہوں کہ نوشہرہ میں ایک انتہائی افسوسناک واقعہ ہوا ہے کہ ایک پینسٹھ سالہ شخص نے ایک سات سال کی بچی کی بے عزتی کی ہے اور Although کہ پولیس نے اس کو گرفتار کر لیا ہے لیکن اس کے باوجود چونکہ وہ لوگ انتہائی بااثر ہیں تو جناب سپیکر صاحب! آپ کے توسط سے میں یہ درخواست کروں گی کہ ان لوگوں کو پولیس جو ہے، مطلب ان کی اس بے عزتی کا جو انہوں نے ارتکاب کیا ہے جناب سپیکر! اب وہ زور لگا رہے ہیں کیونکہ وہ خان خوانین ہیں اور وہ اس غریب خاندان کو مجبور کر رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ راضی نامہ کر لیا جائے جبکہ اس بچی کے والدین راضی نامے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ جناب سپیکر! میں انتہائی افسوس سے یہ بات کرنا چاہوں گی کہ ہمارے معاشرے میں یہ چیز بہت زیادہ زور پکڑتی چلی جا رہی ہے کہ بچیوں کی بے عزتی بھی کر دیتے ہیں

اور پھر اپنے اثر ورسوخ کی وجہ سے اس کے بعد کہتے ہیں کہ راضی نامہ کرلیں، یہ ایف آئی آر میرے پاس ہے، میں آپ کو بھجوار ہی ہوں، تو اگر اس پر حکومت وقت جو ہے اس بچی کی دادرسی کرے تو مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: عنایت خان! آپ بات سمجھ گئے؟ جی جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، یہ بات وقفے میں ہوئی اور میڈم نے وقفے میں بھی کہا اور ہم ان کے ساتھ Agree کرتے ہیں، ان کے جذبات کو شیئر کرتے ہیں اور سچی بات یہ ہے کہ یہ جو Trend ہے، پختون کلچر کے اندر اور پٹھان سوسائٹی کے اندر یہ Trend تو بڑا خوفناک ہے اور ایک قسم کا میرے خیال میں ہمارے لئے Intolerable ہے کہ سات سالہ بچی کے ساتھ زیادتی کی جائے اور اس پر ایف آئی آر تو میڈم کے ہاتھ میں ہے، وہ درج ہوئی ہے، ایف آئی آر پر Further میں ان کو ایشورنس دیتا ہوں کہ مزید سخت کارروائی بھی کریں گے اور یہ بھی میں ان سے پوچھوں گا کہ کس قسم کی ان کی دادرسی کی جاسکتی ہے، کیسے Monatry دادرسی کی جاسکتی ہے، کیسے کی جاسکتی ہے؟ اس پر میں یہ دونوں باتیں کر کے پھر آگے میں اس کیلئے اقدامات کروں گا۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: شکریه سپیکر صاحب۔ ما خو صرف تاسو ته دا عرض کولو چې زما سمیډا باره کښې دلته دې ایوان ته زمونږه ایډوائزر صاحب Surety ورکړې وه چې کوم متاثرین دی، سیلاب کښې، یا طالبانائزیشن د وجې نه کوم نقصانات شوی دی نو سمیډا باقاعده د هغې کیسونه جوړ کړی دی، په ټرائیبل کښې خپلې پیسې ټولې، شیئر ختم شوے دے، دلته سمیډا سره هغه معامله پاتې ده، تاسو بیا پخپله اووئیل چې اووه ورځو کښې به د ننه د ننه دې اسمبلئ ته رپورټ راشی چې څه پوزیشن دے؟ نو زما دا درخواست دے چې ستا په چیئر کښې تا پخپله خبره کړې ده او د هغې شلمه دیرشمه ورځ ده، هیڅ پته نه لګی چې د هغې څه پوزیشن جوړ شو؟

جناب سپیکر: جی جی، جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تهینک یو جناب سپیکر صاحب۔ معزز رکن ډیر اهم پوائنټ دا Raise کړو او دې سلسله کښې زما هم د سمیډا چې څوک دے، پراونشل چیف

هغه سره میټنګ شوے وو، زما خیال دے چې هغې کښې Bureaucratic خپل څه Hurdles داسې دي چې کوم ایکس سیکرټري دے نو د هغه د هغه پرابلمز په وجه باندې هغه لګیا دے Delay کېږي او Ultimate نقصان ئې جې خلقو ته رسي، نو زما خیال دے چې هغوی کوم چې سیکرټري دے، هغه خو اوس بدل شوے دے خو خا مخا لګیا دے مشکلات جوړوي، ما اوریدلي دي۔

جناب سپیکر: دې باندې داسې کوؤ چې پانچ تاریخ نه پس دا سینیټ انتخابات اوشي، Immediately ما سیکرټري صاحب ته اووئیل، دوی راغواړمه او زه به خپله میټنګ چیئر کړم او ستاسو چې څه Grievances وي نو هغه به ان شاء اللّٰه و تعالیٰ دې سره مونږه حل کړو۔ جي جي، ترتیب باندې کوؤ۔ سلیم صاحب، سلیم چترالي۔

جناب سلیم خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سر! لواری ٹنل کے حوالے سے پچھلے دنوں ایک مسئلہ ہم نے اٹھایا تھا اسی فلور پر، آپ کی مہربانی کہ آپ نے رولنگ دیتے ہوئے کہا تھا این ایچ اے کو اور باقی گورنمنٹ کو بھی کہا تھا کہ لواری ٹنل کو چترال کے لوگوں کیلئے روزانہ کی بنیاد پر کھول دیا جائے۔ سر، اس حوالے سے ایک میٹنگ یہاں پر اسمبلی سیکرٹیریٹ میں بھی ہوئی اور این ایچ اے کی طرف سے بھی لوگ آئے تھے، ہمارے منسٹر کمیونیکیشن اکبر ایوب صاحب بھی اس میٹنگ میں تھے، اس میٹنگ میں ایک فیصلہ ہوا تھا کہ لواری ٹنل کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان! آپ تھوڑا ان کو توجہ دیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جی، میری توجہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ ادھر بیٹھ جائیں تاکہ اس کو Respond کریں۔

جناب سلیم خان: لواری ٹنل کو چترال کے لوگوں کیلئے ہفتے میں تین دن کھول دیا جائے گا، ایک دن ٹرکوں کیلئے رکھا جائے گا، دو دن مسافروں کیلئے، وہ فیصلہ ہوا تھا اور این ایچ اے نے ابھی تک اس فیصلے کے اوپر سر! کوئی عملدرآمد ابھی تک نہیں کیا ہے حالانکہ اسی ہاؤس نے اس حوالے سے ایک نہیں بلکہ تین قراردادیں یہاں سے پاس کرکے متفقہ طور پر این ایچ اے کو بھیجی ہیں، وفاقی گورنمنٹ کو بھیجی ہیں۔ سر! ابھی حالات یہی ہیں کہ ہمارے چترال میں ساری اشیائے خورد و نوش ختم ہو چکی ہیں، پچھلے بیس دنوں سے ٹرکوں کو دیر

میں کھڑا کر کے آگے نہیں چھوڑا جا رہا ہے، دیر کی ایڈمنسٹریشن کا کوئی مسئلہ ہے کہ کوئی تقریباً آٹھ سو ٹرک دیر کے بازار میں پورے فل وہاں پر جمع ہو چکے ہیں، ان میں سارے فوڈ آئٹمز ہیں، ان میں سبزیات ہیں، فروٹس ہیں، اس میں اور فوڈ آئٹمز ہیں، تو سر! ایک تو وہ خراب ہو رہے ہیں، دوسری طرف وہاں پر چترال کے اندر خوراک کی شدید قلت پیدا ہو چکی ہے۔ چترال کے بازاروں میں سر! آپ یقین کریں کہ وہاں پر نہ سبزی مل رہی ہے آج کل، نہ کوئی وہاں پر چکن کا ایک پیس مل رہا ہے اور نہ وہاں پر آٹا اور گھی مل رہا ہے تو پورے ایک ضلع کے اندر قحط اور پریشانی پیدا ہو چکی ہے، لوگ پریشان ہیں۔ سر! مہربانی کر کے، این ایچ اے کا کہنا یہی ہے کہ صوبائی حکومت نے پچھلے سال ٹنل کو استعمال کرنے کیلئے Liabilities ابھی تک ہمیں نہیں دی ہیں اور اس سے پچھلے سال کی بھی Liabilities ہیں، ہم این ایچ اے کے چیئرمین کے پاس گئے تھے اور وہاں پر انہوں نے یہی کہا کہ جب تک آپ کی صوبائی حکومت ہمیں جو بقایا جات ہیں، وہ ادا نہیں کرے گی، آپ انہی دو دنوں پر گزارہ کرلیں، سر! بہت پریشانی کی صورتحال ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان۔

جناب سلیم خان: مہربانی کر کے اس مسئلے کو صوبائی حکومت اور این ایچ اے اس کو حل کریں، پلیز۔

جناب سپیکر: عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر! یہ ہمارا اور ان کا مشترکہ مسئلہ ہے، ہم ایک دوسرے کے ساتھ پڑوس میں ہیں اور ایک دوسرے کے دکھ درد کو Feel کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ اپنے مسائل شیئر کرتے ہیں اور جتنے Delegation اور لوگوں کی Complaints ان کو آتی ہیں اتنی مجھے بھی آتی ہیں۔ جو ٹرکوں کی انہوں نے بات کی، ٹرک مالکان میرے پاس آئے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے ٹرکوں کی بڑی بڑی قطاریں لگتی ہیں اور ان کو اجازت نہیں دی جاتی ہے اور یہ ڈیمانڈ موجود ہے کہ اس کو تین دن کر دیا جائے۔ ویسے یہ فیڈرل گورنمنٹ کا معاملہ ہے، ہمارا جو ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ ہے، وہ اس کو Coordinate کرتا ہے، یہ جو ٹائمنگ پچھلے سال ہفتے میں دو دن کی اجازت دی گئی تھی، یہ سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ نے Coordinate کیا تھا اور یہ اس وجہ سے ان کو دو دن دیئے تھے کہ این ایچ اے کے جو کنٹریکٹرز ہیں، جو فارن کنٹریکٹرز ہیں، وہ ٹنل کے اوپر باقی دنوں کے اندر کام کر سکیں اور

اس پراجیکٹ کو جلد از جلد کمپلیٹ کیا جاسکے۔ یہ بات سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کے Through این ایچ اے کے ساتھ اٹھا سکتے ہیں، مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی ہے کہ پراونشل گورنمنٹ کی Liabilities کیا ہیں کہ پراجیکٹ جو ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ کا پراجیکٹ ہے، نیشنل ہائی وے اتھارٹی کا اور فیڈرل گورنمنٹ کا، فیڈرل کمیونیکیشن منسٹری کا پراجیکٹ ہے، پراونشل گورنمنٹ کے ذمے ان کی کیا Liabilities ہیں، کیا وہ کوئی ٹیکس لے رہی ہے، Passage کیلئے کوئی پیسے لے رہی ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ اگر لے رہی ہے تو یہ بھی غلط ہے، اس لئے غلط ہے کہ ٹنل ابھی بنا نہیں ہے تو کیا چیز لے رہی ہے؟ لیکن بہر حال اس بات کو بھی میں Take up کروں گا، میں ان کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ یہ بھی سیکرٹری ورکس کے ساتھ میں Take up کروں گا کہ وہ آگے این ایچ اے کے حکام کے ساتھ اس کو Take up کریں اور وہ ان کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان! اس پر آپ یہ کریں کہ Immediately میٹنگ Arrange کریں جس میں این ایچ اے کا چیف منسٹر کے ساتھ، یہ Co Ordinate کریں کہ چیف منسٹر میٹنگ کو ہیڈ کریں اور چترال کے عوام کا جو ایشو ہے، اس کو آپ Personally میں یہ کہوں گا کہ آپ خود ہی اس کو Pursue کریں اور چیف منسٹر کے ساتھ ان کی میٹنگ کروا دیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں Personally اس میں، میں اس میں Personally دلچسپی لوں گا۔

جناب سپیکر: اور اس میں Already اسمبلی کی ریزولیوشنز موجود ہیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): چیف منسٹر بہت زیادہ Busy ہیں، اگر وہ کسی وقت، وہ وقت نہ نکال سکیں تو میں ایشورنس دلاتا ہوں کہ میں خود اس میٹنگ کو چیئر کروں گا، ان کو بھی بلاؤں گا اور میں ابھی یہاں سے نکل کر سیکرٹری ورکس کے ساتھ بات کروں گا۔

جناب سپیکر: محمود جان، محمود جان۔

جناب محمود جان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، ستاسو توجه غواړمه یو اهم خبرې له، زما د حلقې شاهي بالا، شاهي پایان او د هغې مضافاتو کلو باندې ډی ایچ اے د پاره سیکشن فور لګولے شوے دے او هغه خلقو کښې ډیر تشویش راغلے دے چې هغې کښې ډیر غریبانان خلق هم شته، واړه واړه کورونه

ټې ډی او دوئ پرې سیکشن فور لګولے دے نو دوئ ځوک خبر نه دی او ډی ایچ اے جوړیږی، زما په نالج کښې ده چې ایګریکلچر، یو رول یو قانون هم شته چې ایګریکلچرل لینډ به د پرائیویټ سوسائیټو د پاره نه استعمالیږی نو زه د هاؤس او ستاسو وساطت باندې دا خبره کوم چې کوم دا دوئ سیکشن فور لګولے دے، اول د دا ختم کړے شی او زمونږه په علاقه کښې چې کوم دا ډی ایچ اے د پاره کوم سکیم منظور کړے دے نو په دې باندې د غور اوشی، دا زمونږ حلقه کښې نه دے پکار ځکه چې زما د حلقې دا غریبانان خلق به چرته ځی جی؟ په دې باندې زه تاسو نه رولنګ غواړم جی۔

جناب سپیکر: عنایت خان۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اچھاجی، نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر، یہ جس طرح محمود صاحب نے بات کی، اسی طریقے سے میرے حلقے کے اندر بھی سیکشن فور ہاؤسنگ سوسائٹی کیلئے لگائی گئی ہے تو میں اس کیلئے تحریک التواء بھی لایا تھا ہاؤس میں، اور آپ نے بھی رولنگ دی تھی اور سی ایم بھی بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے بھی وعدہ کیا تھا کہ اگر ایگریکلچرل لینڈ جو ہے، یقیناً اس کے اوپر سیکشن فور نہیں لگ سکتی۔ اس کے بعد منسٹر صاحب خود وہاں پر گئے، سیکرٹری صاحب بھی گئے اور انہوں نے جاکر Visit کیا، تو وہ جتنا ایریا تھا اس میں تقریباً پھیلی ہوئی آبادی تھی اور پھر ساتھ انہوں نے دیکھا کہ ساری ایگریکلچرل لینڈ ہے تو اس وقت تک وہ سیکشن فور ختم نہیں ہوئی، تو میرے حلقے میں دھمتوڑ بانڈہ سید خان کا ایریا جو ہے، میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ سیکشن فور سے اس کو فارغ کیا جائے۔

جناب سپیکر: عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میری Clearity نہیں ہے کہ، .It will have to be checked

جناب سپیکر: مجھے پتہ ہے، وہ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر(بلدیات): یہ چیک کرنا پڑے گا کہ ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی جو ہے، یہ پرائیویٹ سوسائٹی ہے یا مطلب، کیونکہ سیکشن فور جب لگائی جاتی ہے تو وہ پرائیویٹ سوسائٹی کیلئے کیسے لگائی جاسکتی ہے؟ اس میں تو پرائیویٹ اتھارٹی ہے۔

جناب سپیکر: پرائیویٹ نہیں ہے۔

وزیر بلدیات: تو پرائیویٹ نہیں ہے؟

جناب سپیکر: پراونشل ایکٹ۔

سینیئر وزیر(بلدیات): جب پرائیویٹ نہیں ہے، دیکھیں، اس پر اسی لئے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ پرائیویٹ سوسائٹی نہیں ہے، ان کے الفاظ، محمود جان صاحب نے کہا کہ پرائیویٹ سوسائٹی، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی تمام صوبوں کے اندر موجود ہے اور ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی جو ہے، وہ تمام صوبوں کے اندر موجود ہے۔

جناب سپیکر: اس کا ایکٹ بھی اسمبلی نے پاس کیا ہے۔

سینیئر وزیر(بلدیات): ایک میگا پراجیکٹ ہے جو اس صوبے کے اندر آیا ہے اور صوبے کے، میرے خیال میں میرے علم کے مطابق اس میں چیف منسٹر صاحب کے ساتھ Consultation ہوئی ہے، ہاں، ان لوگوں کے Grievances مجھ تک بھی پہنچے ہیں، یہ جو محمود جان صاحب بات کر رہے ہیں، وہ مجھ تک بھی پہنچے ہیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ نے اس کو ایگریکلچرل لینڈ ڈکلیئر کیا ہے تو میں ان کو یہ بات بتاتا چلوں کہ یہ بات کیبینٹ میں ضرور آئی تھی کہ ایسے کوئی لینڈز کی زوننگ کرنی چاہیئے، ہماری کوئی پالیسی ہونی چاہیئے، کوئی لاء ہونا چاہیئے کہ اس میں پورے صوبے کے اندر ہم لینڈ کی ڈسٹری بیوشن کریں، زوننگ کریں اور ہاؤسنگ کیلئے الگ زمین ہو، ایگری کلچر کیلئے الگ ہو لیکن میرے پاس Currently اس قسم کی کوئی چیز موجود نہیں ہے، اس لئے ان کی بات اپنی جگہ درست ہے کہ ایگریکلچرل لینڈ جو ہے، وہ ہاؤسنگ سوسائیٹیز کی نذر نہیں ہونی چاہیئے لیکن Currently اس قسم کا کوئی لاء موجود نہیں ہے اور اس پر حکومت اربن پالیسی یونٹ پر کام کر رہی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قربان خان!

سینیئر وزیر(بلدیات): لیکن میں، لیکن میں، Let me conclude.۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، قربان خان، قربان خان!

Senior Minister for (Local Government): Let me conclude, let me conclude. میں Conclude کرکے، پھر اگر یہ مطمئن نہیں ہیں تو دوبارہ اٹھیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ان کے حلقے کا جو مسئلہ ہے، یہ بات آگے پہنچائی جا سکتی ہے، اس بات پر بات ہو سکتی ہے، حکومت کے اندر میں بھی بات کر سکتا ہوں، خود یہ حکومتی رکن ہیں، یہ بھی آگے بات کر سکتے ہیں اور میں ان کے ساتھ ہاؤس کے باہر میں اور یہ بیٹھ کر اس پر بات کر سکتے ہیں اور اس مسئلے کا حل نکال سکتے ہیں، لوگوں کے انٹرسٹ کو Protect کرنے کیلئے اقدامات کر سکتے ہیں اور اس قسم کا کوئی بڑا پراجیکٹ آرہا ہو تو میرے خیال میں اس کو Obstruct نہیں کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: قربان خان، قربان خان، چلو قربان خان بات کر لیں۔

جناب قربان علی خان: تھینک یو ویری مچ، سر۔ محمود جان! زه خپله خبره کوم Sorry۔

جناب سپیکر: قربان خان بات کرنا چاہتے ہیں جی، (مداخلت) وہ دے دے گا، قربان خان بات کر لیں۔

جناب قربان علی خان: سر! دې سره Related زما خبره ده، منسټر صاحب! منسټر صاحب! دې سره Related زما هم خبره ده۔ زما په حلقه کښې یو لاکھ کنال زمکه دوئ میګا سټی ته واخستله او که تاسو او ټول معزز رکن به په هغه لاره ځئی، په موټر وے باندې د پاسه د دواړو انټر چینجو مینځ کښې هغې باندې که تاسو اوس هم تاسو لاړ شئ نو د غریبو خلقو هغې باندې د چا شړشم دی، د چا پرې چنړه ده، د چا پرې غنم دی، هغوی خپل چوکاټ ته څه نه څه شے هغې ته راوړی۔ اوس زه په دې نه پوهیږم چې آسټریلیا غوندې په ځائې کښې، په لویو لویو ملکونو کښې دنیا روانه شوه، په Verticle روانه شوه او زمونږ صاحبان لګیا دی، هغوی میګا سټی خوروی، زما په فرنټیئر کښې زمکه اخر څومره ده، زما په ډسټرکټ نوښهره کښې زمکه د کر څومره ده؟ دې طرف ته خو سیند نه هغه پله د خټک نامې یو ډیر لوئې بیلټ دے، هغې کښې تش غرونه دی اوچ، دغلته

Fertile lands دی، زه نه پوهیږم چې دا ستې چې دوئ، او د هغه خلقو ګیډې شلوی یا د هغه ماشومانو رزق به دوئ اوچت کړی او هم هغه پرائیویټ خلقو ته به ئې ورکوی مخکښې نو دا خو ایګریکلچرل لینډ دے، دا خو به بالکل، زمونږه جی وطن Agro based دے، ته نه ماته کارخانه جوړوه، هیڅ هم ماته مه جوړوه، په دې باندې ماته سولر یو Hundred ټیوب ویلې اوکړه نو 100 Tube wells means تیس، چالیس هزار خلق رزق پرې ځان ته ګټی (تالیاں) نو خدائے رسول اومنئ، هغه قصې مه کوئ چې هسې نه چې سبا د دې نه اول زه خپله پکښې تباه شوے یم، هغه ما ورکړه، زما زمکه وه، زما په ځان وس رسیدو، Believe it or not دوه کاله مخکښې زما نه په 80 هزار روپئ جریب زمکه تلې ده، 80 هزار، اوس هم په هغې کښې نیمې پیسې ماته، حکومتونو خو دا کار دے چې هغې کښې اوس هم هغه پیسې اوسه پورې مونږ ته ملاؤنشولې او تاسو چې اوس هم لاړ شئ په هغې باندې زما باغ هم لګیدلے دے، زما پکښې دوه کوره موټروے نه ښکاری، بالکل په برلب موټروے، اوس ته ماته یو لوئې یو دغه ښائې خوب چې دلته به میګا ستې وی، دلته به دا وی، دلته به هغه وی، خدائے رسول اومنئ، دا دومره دغه مه کوئ، ایګریکلچر یو لاء پاس کړئ، ایګریکلچر منسټر صاحب! دې باندې تاسو هم خپل څه، هغه خو هډو شته دے نه، منسټر خو خیر هغه مونږه لیدلے نه دے، ښه دا دے ناست دے جی۔ اوکے سر، تهینک یو۔

ارباب جهانداد خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ارباب صاحب، ارباب صاحب، ارباب صاحب، ته یو منټ کښینه، زه خبره لږه اوکړم، بیا پرې ته خبره اوکړه، ته یومنټ۔ زه قربان خان، قربان خان، په دې حوالې سره به Concerned، پلیز زه څه خبره، زه خبره خلاصه کړمه نو چونکه تا ته پته ده زه په دیکښې بالکل Well aware یم دې دغه باندې، په دې باندې به تاسو، ډاکټر امجد او مونږ به کښینو دې باندې نو چې څه Grievances وی، څه خبرې اترې وی نو هغې باندې به ان شاءالله مشوره اوکړو، هغې باندې، ټهیک شوه جی۔

جناب قربان علی خان: اؤ۔

جناب سپیکر: جی ارباب جهانداد صاحب څه فرمائی، زما خیال دے دوئ وړومبی ځل باندې اسمبلئ کښې پاڅیدو، دوئ له موقع ورکړو چې د ارباب جهانداد صاحب چې دے دغه اوکړو۔ (تالیاں)

ارباب جہانداد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه، جناب سپیکر صاحب۔

اراکین: مائیک آن کریں۔

ارباب جہانداد خان: مائیک آن شو۔ دا داسې قصه ده جی چې یو خو اول موټروے راغلو نو موټروے خو لکه ټول قوم د پاره ډیر سهولت وو، اوس ډی ایچ اے، یو ډی ایچ اے په ریګی کښې روان دے جی، سیکټرون، سیکټرټو چې کوم دے هغه زمونږه دې موټروے سره تاسو چې کله دې موټروے ته راشئ کنه جی، دا سیند چې کراس کړئ، دا ګرین بیلټ دے دواړو اړخو ته جی، دا زمونږ باغات دی د الوچو او د شلتالانو، دا دلته اوس روانه ده، دا قصه ډیره زیاته تیزئ سره روانه ده نو یو خو دلته قانون پکار دے، ماسی ایم صاحب ته هم یو ځل وئیلی وو چې د دې شی قانون سازی پکار ده جی چې ایګریکلچرل لینډ دومره تیزئ سره جی پلاټنګ کیږی، بالکل ناپرسانه بادشاهی ده، څوک ئے تپوس نه کوی، ډی ایچ اے هلته هم لګیادے او بنه دغه پکښې لګیادی جی، دا ایجنټان وی، ګرځی بریف کیسونه ورسره وی او هغه قصه ئې روانه کړې ده او زمکې اخلی، ډیلران ئې نیولی دی جی نو دې باندې تاسو پوره رولنګ ورکړئ جی، په دې اسمبلئ کښې چې دا شے ختم شی جی، دا ګرین بیلټ به بالکل جی دغه شی، دا تاسو چې کوم راځئ او هغه بوربونه لګیدلی دی Peaches، شلتالان او ناشپاتئ ډیره زبردسته ایریا ده جی او ډیر لږ غونډې دا زمونږه زرعی علاقه ده جی، نو دا به ان شاءالله، د دې خلاف ډیر زیات تاسو دغه اوکړئ، آئنده د پاره به ډیره تباهی پکښې اوشی۔

جناب سپیکر: عنایت خان په دې باندې خبره اوکړه، زما خیال دے چې بس، ته څه وایې، محمود خان!

جناب محمود جان: قربان علی خان خو خبره اوکړه جی، دوئ ته هم خبره رسیدلې ده خو زه یو خبره کومه جی چې کوم ځائې کښې ایګریکلچرل لینډ دے، هغه ولې تاسو Disturb کوئ؟ مونږ سره د ارمړو خالی میرې پرتې دی چې منړکانو سوړې پکښې کړی دی نو هغه ځایونو کښې ولې نه جوړوئ تاسو؟

جناب سپیکر: محمود خان! زه یوه خبره پکښې کومه، ما ته اندازه نشته، زه لږ عرض کوم جی۔

جناب محمود جان: جی۔

جناب سپیکر: زمونږ ډیر Unplanned آبادی روانه ده چې دا چا چرته پتے دے، هلته کور جوړوی نو پکار دے چې داسې ډسپلنډ او آرګنائزډ دغه جوړ شی، اوشی، ډیویلپمنټ د پاره دا ډیر ضروری دی خو عنایت خان! په دې خبره اوکړئ بس۔

جناب محمود جان: تاسو خو د پټی زمیندارو له پیسې ورکړئ، غریبانان چې کوم هلته په زمکه باندې پراته دی جی، هغه غریبانان به چرته ځی؟ چې د چا خپل کورونه نشته، چې څوک هلته په زمینداری پراته دی، تاسو به خان چې کوم لینډلارډ وی، هغه به تاسو دغه کړی، پیسې به هم ورکړئ، کوم چې دا غریب کس دے هغه به چرته ځی، هغه به کور چرته جوړوی؟

جناب سپیکر: عنایت خان، عنایت خان، پلیز، عنایت خان، عنایت خان، بس جی، عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: دیکھیں سر، میں نے ان کو بتا دیا ہے کہ اس پہ بیٹھنے کی ضرورت ہے، یہ کوئی ایسا Total decision اس پہ اسمبلی کے اندر نہیں کیا جا سکتا ہے، اسمبلی کے اندر جذبات میں آ کے کوئی Statement نہیں دی جا سکتی ہے، پبلک انٹرسٹ کے بڑے بڑے پراجیکٹس آتے ہیں اور اس پہ ظاہر ہے کچھ لوگوں کے Interests protect بھی ہوتے ہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ سارے لوگوں کیلئے وہ فائدے میں ہوتے ہیں لیکن حکومتوں کے Decision کا ایک طریقہ کار ہوتا ہے کہ جب بہت زیادہ لوگوں کیلئے کوئی چیز مفید ہو، زیادہ لوگوں کیلئے مفید ہو تو اسی پراجیکٹ کو آگے بڑھایا جاتا ہے، اس طرح نہیں ہوتا کہ ہر ایک بندے کا انٹرسٹ جو ہے وہ Protect ہو گا اور ہر ایک کیلئے Win, Win

situation ہو گی، وہ جو میگا سٹی کے حوالے سے تو آپ نے بات کرلی ہے، یہ جو ارمڑ کے حوالے سے انہوں نے بات کی ہے، وہاں بھی ایک سکیم چل رہی ہے، اس طرح نہیں ہے کہ وہاں نہیں چل رہی ہے، وہاں بھی ایک بڑی سکیم پائپ لائن میں ہے، وہ Conceive ہوئی ہے، وہاں چل رہی ہے، میں ان سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ آنریبل ممبرز ہیں، ان کو اپنے حلقے کی بالکل فکر ہونی چاہیے، یہ بالکل بات درست کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ اس بات پہ Agree کرتا ہوں کہ Land Use Plan ہونا چاہیئے، زوننگ ہونی چاہیئے، ایگریکلچرل لینڈ جو ہے وہ معلوم ہونی چاہیئے اور جو ہاؤسنگ سکیم کیلئے، یہ بھی اس کیلئے پلان ہونا چاہیئے، میں نے خود یہ بات کیبنٹ کے اندر اٹھائی ہے، اس پہ آگے ہم کام کرنے کیلئے تیار ہیں لیکن ظاہر ہے کہ یہ ایک بہت Policy decision ہے، یہ اس کیلئے لیجسلیشن کی ضرورت ہے، جہاں تک ان کے حلقے کا Specifically مسئلہ ہے، میں نے ان سے کہا ہے کہ میں اور آپ بیٹھ کے اس پہ ذرا ڈسکشن کریں گے، تھوڑی Clarity لائیں گے کہ کہاں کہاں آپ کے لوگوں کو Compensate کیا جا سکتا ہے اور کیا کیا پرابلمز ہیں کہ وہ پرابلمز Properly identify ہوں، صحیح طریقے سے Identify ہوں کہ کون جو ہے متاثر ہو رہا ہے کہ اس کے ساتھ کیا، مطلب کیسے اس کو حکومت Compensate کر سکتی ہے؟ اس پہ ذرا Further مطلب غور کی ضرورت ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اجلاس کو 10-03-2015 بوقت دو بجے سہ پہر تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس بروز منگل مورخہ 10 مارچ 2015 بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)